إن الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء عسى أن يبعثك ربك مقاما محمودا

غلام احمد قادیانی

THE ALFAZL
QADIAN

الفضل

اخبار ہفتہ میں دو بار

قادیان

جماعت احمدیہ کا مسلمہ ارگن جسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

مورخہ ۷ دسمبر ۱۹۲۶ء | یوم [illegible] | مطابق ۲ جمادی الاول ۱۳۴۵ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح ۔ جلسہ سالانہ کے متعلق دو باتیں ۔۔ ۔۔ صلہ

صیغہ طبع و اشاعت ۔ اخبار احمدیہ ۔۔ ۔۔ صلہ ۲

ہمارا جلسہ سالانہ ۔۔ ۔۔ ۔۔ صلہ ۳

مختلف نوٹ ۔۔ ۔۔ ۔۔ صلہ ۴

حضرت مسیح موعود کے صحابہ حضرت حافظ احمد اللہ خان صاحب صلہ ۵

الکحل اور شریعت اسلامیہ ۔۔ ۔۔ صلہ ۷

مسیح ہندوستان میں ۔۔ ۔۔ ۔۔ صلہ ۸

زنانہ نمائش گاہ بر جلسہ سالانہ احمدی خواتین ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔

پروگرام جلسہ سالانہ بابت ۱۹۲۶ء ۔۔ ۔۔ صلہ ۹

اشتہارات ۔۔ ۔۔ ۔۔ صلہ ۱۰

خطبہ ۔۔ ۔۔ ۔۔ صلہ ۱۲

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت کل ناساز تھی۔ حرارت سردرد اور انتڑیوں میں تکلیف تھی۔ آج نسبتاً افاقہ ہے۔ دستخط اللہ ۷ دسمبر

چودہری ظفر اللہ خان صاحب بیرسٹر ایٹ لار لاہور اور پیر اکبر علی صاحب وکیل (فیروزپور) کے انتخاب پنجاب کونسل میں کامیاب ہونے کی اطلاع پہنچی ہے۔ یہ ہماری جماعت کے معزز رکن ہیں ۞

نواب سر ذوالفقار علی خان صاحب اسمبلی کے انتخاب میں کامیاب ہوئے۔ آپ نواب محمد علی خان صاحب کے بھائی ہیں ۔

مقبرہ بہشتی میں اینٹوں کے کتبے ملتان سے بنوا کر منگائے گئے ہیں۔ بہت خوبصورت اور کم قیمت ہیں۔ یہ کتبے لگائے جا رہے ہیں ۞

جلسہ سالانہ کے متعلق دو باتیں

پہلی بات کیا آپ نے اب تک اپنے ذمے کا چندہ جلسہ سالانہ ادا کر دیا ہے؟ اگر نہیں۔ تو فی الفور اسے اپنی انجمن کے سکرٹری مال کے پاس جمع کرا کر اپنے فرض سے سبکدوش ہوں ۞

دوسری بات آپ نے اب تک اپنے کتنے دوستوں میں جلسہ سالانہ پر قادیان دارالامان چلنے کی تحریک کی ہے۔ اور کس قدر ایسے حق پسند اصحاب آپ اپنے ہمراہ لائینگے ۞

باورچی کی ضرورت ایک اعلیٰ شریف خاندان میں احمدی باورچی کی ضرورت ہے۔ جو کھانا عمدہ پکا سکتا ہو اور انگریزی کھانا کیک اور پڈنگ وغیرہ بھی تیار کر سکتا ہو۔ تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت کریں۔ معرفت منیجر الفضل قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صیغہ طبع و اشاعت

مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ نے اپنے اجلاس منعقدہ ۴ر نومبر میں اس مضمون کا ریزولیوشن پاس کیا ہے کہ صدر انجمن کی طرف سے شائع ہونے والے تمام اخبارات و رسالہ جات کو ایک صیغہ طبع و اشاعت کے متعلق کر دیا ہے۔ اس صیغہ کے ناظم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل ہونگے۔

چنانچہ طبع و اشاعت کے متعلق اب یہ اخبارات اور رسالہ جات ہیں:-

۱۔ الفضل۔ ہفتہ میں دو بار۔ قیمت آٹھ روپے سالانہ۔

۲۔ ریویو آف ریلیجنز اردو۔ ماہوار۔ قیمت تین روپے سالانہ۔

۳۔ ریویو آف ریلیجنز انگریزی۔ ماہوار۔ لنڈن سے خریداروں کو بھیجا جاتا ہے۔ اور حساب و کتاب و تبدیلی پتہ کی اطلاع یہاں قادیان میں۔ پہلے خط و کتابت امور خارجیہ میں اس کا دفتر تھا۔ اب طبع و اشاعت میں ہے۔

۴۔ احمدیہ گزٹ۔ ماہوار۔ رسالہ دو بار۔ صیغہ جات صدر انجمن کی رپورٹیں و ہدایات کا مجموعہ۔ چندہ سالانہ ایک روپیہ۔ صرف احمدی مبائعین کے لئے۔

۵۔ دی سن رائز۔ انگریزی اخبار۔ مہینے میں دو بار۔ قیمت سالانہ دو روپے۔ طلباء سے ایک روپیہ۔

۶۔ مصباح۔ عورتوں کا اخبار۔ مہینے میں دو بار۔ قیمت سالانہ دو روپے آٹھ آنے۔

۷۔ مطبع ضیاء الاسلام۔ جس میں الفضل۔ ریویو۔ احمدیہ گزٹ اور مصباح چھپتے ہیں۔

حساب کتاب تبدیل پتہ وغیرہ کی خط و کتابت اور ترسیل زر ہر اخبار یا رسالہ کے مینجر کے پتے سے کریں یا ناظم طبع و اشاعت قادیان لکھنا کافی ہوگا۔ اگر ایک سے زیادہ کے متعلق کام ہو۔ تو الگ الگ پرچوں پر لکھنا چاہیئے۔ تاکہ ہر دفتر کو آسانی حاصل ہو سکے۔ اگر کارڈ پر لکھیں تو ایسے طریق سے کہ وہ حصے ہو سکیں۔ اور خریداری کا نمبر ضرور دینا چاہیئے۔

انگریزی ریویو آف ریلیجنز کے متعلق اطلاع

خریداران انگریزی ریویو کو اطلاع ہو۔ کہ اب نظارت امور خارجیہ میں اس کا دفتر نہیں بلکہ صیغہ طبع و اشاعت میں ہے۔ وہاں ہر قسم کی ضروری خط و کتابت و ترسیل زر مینجر انگریزی ریویو یا ناظم طبع و اشاعت کے پتے سے ہو۔

جلسہ سالانہ پر سب صاحبان اپنا اپنا حساب لیتے آویں اور دفتر طبع و اشاعت میں جمع کرائیں۔ اور اگر کوئی رسالہ نہ ملے تو اسی دفتر کو اطلاع دیں۔ تا شکایت رفع کی جائے۔

(ناظم طبع و اشاعت)

عورتوں کیلئے شائع ہونیوالے اخبار کا نام مصباح

یہ اخبار مہینے میں دو بار یکم اور پندرہ کو نکلا کرے گا۔

۲۔ اس کا حجم سردست ۱۶ صفحے تہذیب النسواں کی تقطیع پر قرار پایا ہے۔

۳۔ قیمت سالانہ دو روپے آٹھ آنے۔

۴۔ کوشش کی جائیگی کہ صرف عورتوں ہی کے مضامین اس میں ہوں اور وہ خود ہی اسے چلائیں۔

۵۔ خواتین سلسلہ احمدیہ کو چاہیئے۔ کہ وہ خود اس کی خریداری کی درخواست مینجر مصباح قادیان کے پتے سے بھجوائیں۔ اور دوسری بہنوں کو بھی اس کی خریداری کی تحریک کریں۔ یہاں تک کہ جلسہ سالانہ پر پانسو خریدار کم از کم ہو جائیں۔ ورنہ پھر شکایت نہ ہو۔ کہ ہمارے لئے الگ اخبار نہیں۔ جو بیبیاں اپنے ایثار و اخلاص کے نمونے مسجد ولایت کے لئے دکھا چکی ہیں۔ ان کی ہمت کے سامنے یہ کوئی بڑی بات نہیں۔

۶۔ تعلیم یافتہ خواتین سے درخواست ہے۔ کہ وہ مضامین بھجوائیں۔ کسی اسلامی مسئلہ کی نسبت سلسلہ احمدیہ کے کسی امتیازی مسئلہ کے بارے میں۔ کسی دستکاری پر۔ امور خانہ داری میں کسی اصلاح پر۔ غیر مذاہب پر۔ اسلام کی تاریخ۔ صحابہ اور صحابی عورتوں کے حالات۔ مضامین ایڈیٹر مصباح قادیان یا سیکرٹری لجنہ اماء اللہ کے نام ہوں۔

(ناظم طبع و اشاعت)

دی سن رائز

انسان اپنی فضیلت کے بعض موقعہ معمولی سہل انگاری سے ضائع کر دیتا ہے۔ الفضل جب جاری ہوا۔ تو کس کو معلوم تھا۔ کہ اس کا مستقبل کیسا شاندار ہے۔ اب کئی احباب ایسے ہیں جن میں یہ آرزو ہے۔ کہ کاش ہم ہی اس کے پہلے خریدار ہوتے۔ مگر یہ ایک موقعہ تھا جو نکل گیا۔ اب سن رائز ہے۔ اس وقت ابتدائی حالت ہے۔ مگر اس میں کیا شک ہے۔ کہ احمدیہ مسجد لنڈن کے افتتاح کے بعد یہ مغرب میں طلوع آفتاب ہدایت کا خبر رساں ہے۔ اور مغرب خواہ کتنی ترقی کرے۔ اس کے مسلمانوں کا مرکز قادیان ہی ہے۔ اور ضرور ہے کہ ایک اخبار تمام اقوام عالم کی ہدایت و رہنمائی کے لئے قادیان سے نکلتا رہے۔ اور وہ انشاء اللہ تعالےٰ سن رائز ہی ہوگا۔

پس مسٹر ہدایت ہماری ہالینڈ کی بہن قابل مبارکباد ہیں۔ کہ دی سن رائز کی سب سے پہلی خریدار ہیں۔ اور انہی کی طرف سے پیشگی قیمت بھی بذریعہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب وصول ہو چکی ہے۔

ہندوستان میں برادر ضیاء الدین صاحب طالب علم مشن کالج اخبار ریویو جو سب سے پہلے خریدار ہوئے۔ معاونین میں سے جناب محمد فضل حق صاحب و اٹرس جنڈولہ سب سے اول رہے۔ کہ دس روپے بھیجے۔ روپے اور اپنے لڑکے کے نام سن رائز جاری کرائے ہیں۔ اور باقی عیسائی لائبریریوں کے نام۔ پھر مخدوم نذیر احمد صاحب رائل پوری ہیں۔ کہ ایک پرچہ اپنے نام جاری کرایا۔ اور دو روپے لائبریری کے لئے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ دوستو جلدی کرو۔ موقعہ ہاتھ سے نکلا جا رہا ہے۔ سن رائز کو جلد خریدو۔ قیمت پیشگی بھجوادو۔

(ناظم طبع و اشاعت)

اخبار احمدیہ

ایک غلطی کا ازالہ

ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب سب اسسٹنٹ سرجن گوجرانوالہ کے متعلق اخبار الفضل ۱۹ مورخہ ۱۹ر نومبر ۱۹۲۶ء صفحہ ۲ میں یہ فقرہ چھپ گیا ہے۔ کہ "یہ صاحب جماعت میں نہیں" چونکہ اس فقرہ سے یہ مطلب بھی لیا جا سکتا ہے۔ کہ ڈاکٹر صاحب احمدی نہیں۔ اس لئے میں یہ اعلان کرتا ہوں۔ کہ ڈاکٹر صاحب موصوف ایک نہایت مخلص احمدی منشی محمد الدین صاحب داخل باقی نویس کھاریاں کے فرزند ارجمند ہیں۔ اور آپ نہ صرف پیدائشی ہی احمدی ہیں بلکہ نہایت مخلص اور سلسلہ کے خاص خادموں میں سے ایک ہیں۔ میں نے یہ لکھا تھا۔ کہ "یہ صاحب کسی جماعت میں نہیں" اس سے مطلب صرف یہ تھا۔ کہ چونکہ گوجرانوالہ میں انجمن نہیں ہے۔ اس لئے براہ راست چندہ ارسال فرمایا ہے۔ اور یہ چندہ ڈاکٹر صاحب موصوف نے حضرت صاحب کی تعلیم فرماتے ہوئے بیس فی صدی کے حساب سے ارسال کیا ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ (عبد الغنی ناظر بیت المال)

تلاش مفقود

ہائی سکول قادیان کی نویں جماعت کا لڑکا محمد اسماعیل نامی عمر ۱۸ سالہ لاپتہ ہے۔ اگر کسی احمدی بھائی کو پتہ معلوم ہو۔ یا ملے۔ تو براہ مہربانی اس کو اپنے ہاں ٹھہرا کر فوراً بذریعہ تار امور عامہ کو اطلاع دیں۔ حلیہ حسب ذیل ہے:- رنگ سرخی مائل گندمی۔ قد میانہ۔ دائیں کلائی پر زخم یا داغ۔ بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے پاس کی انگلی پر لمبا داغ۔ آواز باریک۔ والسلام

(محمد صادق عفا اللہ عنہ ناظر امور عامہ)

اعلان نکاح

۲۲ر نومبر ۱۹۲۶ء مولوی سید اختر الدین احمد صاحب نے مبلغ بارہ سو روپیہ مہر پر خود اپنی لڑکی امۃ الاحد سے نکاح کیا۔ نکاح کا خطبہ پڑھا۔ تمام بزرگان و برادران سلسلہ سے عرض ہے کہ درد دل سے دعا فرمائیں۔ کہ مولا کریم اس نکاح کو طرفین کیلئے مبارک کرے۔ (عاجز سید صمصام الدین احمد احمدی کانونگو ضلع کٹک اڑیسہ)

دعائے صحت

مستری محمد حسین فرشتہ ۱۹۸ کارخانہ ہوائی جہاز کراچی کی بیوی اور لڑکا محمد اشرف بخار سے سخت بیمار ہیں [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(بسم اللہ الرحمٰن الرحیم)

الفضل

یوم جمعہ۔ قادیان دار الامان ۱۰ر دسمبر ۱۹۲۶ء

ہمارا جلسہ سالانہ

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی

دسمبر کے آخری ایام میں ہندوستان کے طول و عرض میں کئی جگہ کئی قسم کے جلسے۔ کانفرنسیں اور کانگریس کے مجمع ہوتے ہیں مگر ہمارے جلسے کی شان جو ہے وہ سب سے نرالی اور خاص امتیاز رکھتی ہے۔ اس جگہ نہ تو کوئی بڑے بڑے کالج اور یونیورسٹیاں ہیں۔ نہ بڑے راجے مہاراجے۔ اور نہ بڑے بڑے سینما، تھیٹر سیرگاہیں اور نمائشیں اور نہ بڑی بڑی تجارت کی منڈیاں اور کار خانے نہ دنیاوی کشش اور سیر و تفریح کے سامان۔ مگر ان سب سے بڑھکر خدا کی شان جو قادیان کے ہر کوچہ و مکان سے شعائر اللہ کے رنگ میں نظر آتی ہے۔ طالبان حق کو ہزاروں کی تعداد میں کشاں کشاں در محبوب پر لاتی اور یاتون من کل فج عمیق کا نظارہ دکھاتی ہے کیا ہی دلربا وہ نقشہ ہوتا ہے۔ کہ جب مرد و زن، بچے اور بوڑھے اور لڑکیاں اور نوجوان۔ مشرق اور مغرب کی پُر نور صورتیں۔ کوئی سوار کوئی پیادہ۔ کوئی موٹر پر اور کوئی لاری پر اور کوئی تانگہ اور کوئی ریڑی پر، گرد و غبار میں لت پت ہچکولے کھاتے اور استغفار پڑھتے سردی میں ٹھٹھرتے کسی دنیاوی فائدے اور نام و نمود کے لئے نہیں۔ بلکہ محض اللہ تعالےٰ کی رضا جوئی اور اس کے دین کی خدمت اور اشاعت کے لئے جمع ہوتے ہیں اور مقصد وحید یہ ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کا نام بلند ہو دنیا سے گمراہی اور تاریکی دور ہو۔ سچ تو یہ ہے۔ کہ دنیا میں مخلوق کی حقیقی خیر خواہی اگر کوئی ہو سکتی ہے۔ تو یہی ہے۔ کہ ان کو صراط مستقیم دکھایا جائے۔ جس پر چل کر خداوند کریم کے محبوب بن سکتے ہیں۔ اور یہ منظر سوائے قادیان کے جلسے کے دنیا کے کسی گوشہ میں نظر نہیں آتا۔ اللہ تعالےٰ نے فی زمانہ قادیان کو نور ہدایت روحانیت اور شفا کا سر چشمہ قرار دیا ہے۔ اب ہمارا فرض ہے۔ کہ نہ صرف خود آئیں۔ بلکہ اپنی بھولی بھٹکی بہنوں کو جو ابھی تک تشنہ کام ہیں۔ اس جگہ لائیں۔ تاکہ وہ اپنی پیاس بجھائیں۔ اور ان کی روحانی امراض کا دفعیہ ہو۔ میری پیاری بہنوں مردوں کو تو بہت سے موقع پند و نصائح لکچر اور تقریریں کے سننے کے مل جاتے ہیں۔ مگر مستورات عموماً اس سے محروم رہتی ہیں۔ جناب حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی از حد شفقت اور غریب نوازی ہے۔ کہ انہوں نے مستورات کے جلسہ کا بھی ساتھ ہی انتظام فرما دیا ہے۔ جس سے عورتیں بھی کلمۃ الحق سن سکتی اور اپنے فرائض اور ضروریات سے آگاہ ہو سکتی ہیں۔ اب ہمارا فرض ہے۔ کہ جلسہ کو پُر رونق بنائیں۔ کثرت سے شامل ہوں۔ باہمی محبت اور الفت سے تبادلہ خیالات کریں۔ اور نکتہ چینی سے باز رہیں۔ اور عورتوں کی پست حالت کو دور کرنے اور ان کو حقیقی احمدیت سے آگاہ کرنے کی کوشش کریں۔ اور اپنے نیک نمونوں سے دوسری بہنوں کو احمدیت کی طرف کھینچیں۔

نیکی حلیمی بردباری اور ہمدردی ایک ایسا اعلیٰ اور مجرب نسخہ ہے۔ جس سے قلوب تسخیر ہو سکتے ہیں۔ مسیحی عورتیں اپنے خلاف از عقل مذہب اور بودے عقیدے کو محض حلیمی اور ہمدردی کی مقناطیسی کشش سے پھیلاتی پھرتی ہیں۔ اور اپنے مذہب کا سم قاتل خوش اخلاقی کی انگبین میں ملا کر دیتی ہیں۔ کئی ہندو مسلمانوں کے مذہب کی جڑیں انہوں نے اپنی ہمدردی اور مروت کی تیز چھری سے کاٹی ہیں۔ حال میں ہی بنوں کوہاٹ کی رپورٹ چھپی ہے۔ کہ وہاں کے عیسائیوں نے بہت سے ہسپتال۔ مدرسے تھیٹر اور سینما بنا رکھے ہیں۔ سنگدل پٹھانوں کو موم کر لیا ہے۔ اور اپنی میٹھی زبانوں سے اسلام کے مظالم سنا کر اور اپنے مذہب کی رحمدلی اور آزادی کے سبز باغ دکھا دکھا کر کئی گھروں کو اسلام سے برگشتہ کر لیا ہے۔ اور اپنے مشن کے ہسپتالوں میں کئی کئی خاندانوں کی رہائش کی جگہیں بنا رکھی ہیں۔

احمدی جماعت کی باہمت خاتونو! شرک و دجل کا گلا کاٹنے کے لئے حضرت مسیح موعود کے دلائل کی تلوار پکڑو۔ اس زہر کا تریاق حضرت مسیح موعود کی پاک تعلیم میں موجود ہے۔ اس تپ دق کے جراثیم کو تباہ کرنے کا دارو حضرت مسیح موعود کی کتابوں میں پایا جاتا ہے۔ سو جب دار الامان میں آؤ۔ تو کثرت سے اپنے مذہب کی کتابیں خریدو۔ ڈوبتوں کو ڈوبتے چھوڑ کر آپ کنارے کھڑے ہو جانا کوئی قابل تعریف کام نہیں۔ بلکہ ڈوبتوں کو بچانا اور کنارے لگانا فخر کے قابل ہے۔ بہت سی خلق خدا کو عیسائیت کا مگرمچھ نگل چکا ہے۔ بہت سی خلق خدا کے پیچھے شدھی کا دیو پڑا ہوا ہے بہت سی خدائی کو دہریت اور بے دینی کا شیر ببر ہڑپ کر رہا ہے۔ ان سب آفتوں سے نجات دلانے والی صرف ایک مسیح محمدی کی تعلیم ہے۔ ہمیں کمر ہمت باندھنی چاہیئے۔ اور وقت کو رائگاں نہیں کھونا چاہیئے۔ اگر جرنیل ایک منٹ کے لئے غافل ہو جائے تو ملک کھو بیٹھتا ہے ؎

خواہم کہ خار از پا کشم محمل نہاں شد از نظر
یک لحظہ غافل بودم و صد سالہ راہم دور شد

یہی وقت دینی خدمت کا ہے۔ دامے درمے قدمے سخنے کرنی چاہیئے ورنہ ایک لحظہ کی غفلت سو سال پیچھے ڈال دیتی ہے۔ محلوں شہروں قصبوں میں احمدیت کی تعلیم کا پرچار کرو۔ مشنریوں کی طرح کسی کو پڑھاؤ۔ کسی کو سینا سکھاؤ۔ کسی کو دوائی دارو دو اور ساتھ ہی نرمی اور محبت سے اپنے مذہب کا بھی پرچار کرتی رہو۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اوّل فرمایا کرتے تھے۔ کہ بھنگن ہر روز تمہارا گند صاف کرتی ہے۔ مگر تم نے کبھی اس کے دل کا گند صاف کرنے کی کوشش نہیں کی۔ غرضیکہ جو کوئی سامنے آئے اس پر فرض تبلیغ پورا کرنا چاہیئے۔ تاکہ خدا کی مخلوقات بد عقیدیوں کے زہر سے بچکر احمدیت کے حلقہ بگوش ہو جائے۔ جو کہ اسلام کا حقیقی چہرہ دکھاتی ہے۔ اور مسیح ناصری اور خونی مہدی کے بے فائدہ انتظار سے نجات دلاتی ہے۔

پھر میں مکرر عرض کرتی ہوں۔ کہ اپنے سلسلہ کی کتابیں کثرت سے خریدو پڑھو اور پڑھاؤ۔ جو نہیں پڑھ سکتے۔ ان کو سناؤ پھر سب سے زیادہ دینی اور دنیوی معاملات میں دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا نمونہ دکھاؤ۔ اسلام نے تبلیغ سے زیادہ اپنی حسن سلوک سے جہان کو گرویدہ کیا تھا۔ ہمیں بھی وہی اخلاق پیدا کرنے چاہئیں۔ تاکہ مخلوقات ہمارے سچے مسیح کے دامن سے وابستہ ہو کر گمراہی کے عمیق گڑھے سے نجات پائے۔

میں نے خدام کی چیزیں بنانے کے لئے تحریک کی تھی۔ امید کہ میری بہت سی بہنوں نے مختلف چیزیں طیار کی ہونگی۔ وہ سب چیزیں اپنے ہمراہ لادیں۔ اور جنہوں نے سوت کاتا ہے۔ وہ اس کے پیسے لے آویں۔ اور وہ سب کچھ اشاعت فنڈ میں دیا جاوے۔ احمدی بہنوں کا خدا کے لئے دن میں ایک دو گھنٹہ کام کرنا بھی ایک امتیازی صورت رکھے گا۔ اور باقی لوگوں پر نیک نمونہ ثابت ہوگا۔ اللہ تعالےٰ ذو الجلال ہمیں توفیق دے کہ ہم اس غرض و غائت کو پورا کریں۔ جس کے لئے انسان بنایا گیا ہے۔ کہ ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون۔ صرف اپنے ہی فائدے کے کاروبار میں دن رات کے چوبیس گھنٹے نہ گذار دیں۔ بلکہ کچھ عبادت اور دین کی بھی خدمت کریں۔ جس کے لئے ہم پیدا کئے گئے ہیں۔ اور جس کا عہد ہم نے اپنے مسیح موعود علیہ السلام سے کیا ہے۔ والسلام۔

(عاجزہ اہلیہ ملک کرم الٰہی صاحب ضلعدار نہر)

مولوی ثناء اللہ صاحب کی نسبت فیصلہ مکہ

ہمارے پاس ایک رسالہ فیصلہ مکہ نام پہنچا ہے۔ جس سے بعض عجیب باتوں کا انکشاف ہوا ہے۔ اوّل تو یہ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی تفسیر القرآن کے خلاف غزنویوں کو سب سے پہلے برانگیخت کرنے والے صاحب مولوی ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی ہیں۔ جواب مولوی ثناء اللہ صاحب کے دست راست اور کیا کچھ بنے ہوئے ہیں۔ بقول مؤلف رسالہ ــــــ نے اپنی آمد و رفت سے مسجد غزنویہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی چٹائیاں گھسا دیں۔ تاکہ مولوی ثناء اللہ صاحب پر حملہ کے لئے خاندان غزنویہ اٹھ کھڑا ہو۔ دوم یہ کہ سلطان ابن سعود کے سامنے اس نزاع کو پیش کرنے کی تجویز خود مولوی ثناء اللہ صاحب نے کی ہے۔ (بحوالہ اہل حدیث ۱۹ر فروری ۱۹۲۶ء) حالانکہ تازہ الجدیث میں بتایا گیا ہے۔ کہ مولوی عبدالواحد صاحب غزنوی نے سفر حج کا ارادہ کر کے یہ تحریک کی۔ اربعین چھپوائی۔ اور وہاں سلطان کے آگے یہ معاملہ پیش کیا۔ روداد سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پہلے مولوی ثناء اللہ صاحب نے یہ تحریک کی۔ پھر معزز ارکین جماعت کی کوشش سے یہ فیصلہ ہوا۔ کہ "اس جھگڑے کو فی الحال بند کر دیا جائے"۔ مگر مکہ معظمہ میں پہنچتے ہی بدوران مؤتمر مولوی ثناء اللہ صاحب نے مولوی عبدالواحد صاحب غزنوی کو خط لکھا ہے۔ کہ "ہم بلد اللہ الحرام میں موجود ہیں۔ آؤ ہم دونو سلطان المعظم سے درخواست کریں۔ کہ وہ ہم میں فیصلہ کردیں"۔ اس تجویز کے مطابق جب معاملہ سلطان ابن سعود کے سامنے پیش ہوا۔ تو یہ کہنا کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔ کہ مولوی عبدالواحد صاحب غزنوی نے از خود یہ فتنہ اٹھایا۔ اور مکہ میں شور مچایا۔ پھر جب سلطان ابن سعود کو فریقین نے ثالث قرار دیدیا۔ تو جو کچھ اس کی مجلس میں ہوا۔ اسے تسلیم کرنا چاہیئے۔ روداد سے واضح ہے۔ کہ سلطان ابن سعود نے مولوی ثناء اللہ صاحب سے کہا۔ کہ آپ کی خیر خواہی اور بھلائی کے لئے کہتا ہوں۔ کہ آپ توبہ کریں۔ اس وقت مولوی ثناء اللہ صاحب نے سمعاً و طاعۃً بھی کہہ دیا۔ مگر جب تحریری مسودہ پیش ہوا تو دستخط نہ کئے۔ اور حیدر آبادی سلام کر کے رخصت ہوئے۔ سلطان نے کہا اسے چھوڑ دو کہ چلا جائے۔ اور علماء نے جو فتویٰ دیا ہے اس کا اقتباس ملاحظہ ہو۔ جناب قاضی الریاض (دارالخلافہ مملکت نجد) فرماتے ہیں:۔

"فلا یجوز الاخذ عنہ ولا الاقتداء بہ ولا تقبل شہادتہ ولا نقلہ ولا تصح امامتہ فانی اقمت علیہ الحجۃ واصر علی امقالتہ فلا شک فی کفرہ"

نہ تو مولوی ثناء اللہ سے علم حاصل کرنا جائز ہے نہ اس کی اقتداء جائز۔ نہ اس کی شہادت مقبول نہ روایت قبول نہ امامت صحیح۔ میں نے اس پر حجت قائم کردی۔ مگر وہ اپنی بات پر اڑا رہا۔ پس اس کے کفر میں کوئی شک نہیں۔

سلیمان بن محمد جہور النجدی فرماتے ہیں:۔

"فھو ساقط العدالۃ شرعاً من کل وجہ فیجب علی المسلمین ھجرہ وعلی ولاۃ الامور زجرہ فان لم یتب فلا یسلم علیہ ولا یجالس ولا یصلی خلفہ ولا یقم علی قبرہ"

وہ (مولوی ثناء اللہ) ساقط العدالۃ ہے۔ اس کی شہادت نامقبول۔ پس مسلمانوں پر تو یہ واجب ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب سے مقاطعہ کریں۔ اور حکام کا یہ فرض ہے۔ کہ اس کو زجر و توبیخ کریں۔ اور اگر توبہ نہ کرے۔ تو نہ اس پر سلام کیا جائے۔ اور نہ اس کے ساتھ مجالست ہو نہ اس کے پیچھے نماز پڑھی جائے۔ اور نہ اس کی قبر پر دعا کے لئے کھڑے ہوں"۔

ہم سردار اہل حدیث کو ان خطابات پر جو مکہ معظمہ سے ان کو ملے۔ مبارکباد دیتے ہیں۔ آپ گئے تو تھے اتنے فرمائیشی رفقاء کے ساتھ اپنی پوزیشن قائم کرنے اور لینے یہ پروانہ لے آئے۔ کہ نماز جنازہ بھی نہ پڑھی جائے۔ اور سلام تک نہ کہا جائے۔

اس رسالہ کے آخر میں اس الزام کے جواب میں کہ مولوی اسماعیل صاحب احمدی ہیں غزنویوں نے مندرجہ ذیل مطالبات مولوی ثناء اللہ صاحب سے کئے ہیں۔ جو ایک وزن رکھتے ہیں۔ (۱) آپ نے لاہوری احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھی (۲) آپ نے فتویٰ دیا۔ کہ احمدیوں کے پیچھے نماز جائز ہے (۳) آپ نے عدالت میں تسلیم کیا کہ احمدی مسلمان ہیں (۴) آپ نے دھرم بھکشو آریہ مناظر کو احمدیوں کے خلاف اپنی کتابوں سے مدد دی۔ پس احمدی کون ہوا؟

مجدد خلافت کا حکم

ہندوستانی مولویو سنتے ہو؟

انڈین نیشنل ہیرلڈ لکھتا ہے۔ کہ:۔

"انگورہ میں ٹرکش پارلیمنٹ کا افتتاح ہوا۔ تو تمام افسروں اور سر کردہ اصحاب کو ایک ناچ گھر میں مدعو کیا گیا۔ رپورٹر مظہر ہے کہ کمال پاشا خود عورتوں کو پکڑ کر ان کے ساتھ یورپین طرز پر ناچتے رہے۔ یہ آدھی رات کا وقت تھا۔ شراب پیتے وقت کمال پاشا نے کہا کہ "میں ٹرکی قوم کا جام صحت پیتا ہوں"۔ ناچ کے دوران میں ایک افسر نے کمال پاشا سے شکایت کی۔ کہ "جناب ٹرکی عورتیں ہمارے ساتھ ناچنے سے انکار کرتی ہیں"۔ کمال پاشا نے کڑک کر کہا "میں یقین نہیں کر سکتا۔ کہ ٹرکی کی عورتیں اس قدر ہمت رکھتی ہیں۔ کہ وہ ٹرکش افسروں سے ہاتھ میں ہاتھ پکڑ کر نہ ناچیں۔ جاؤ میں حکم دیتا ہوں کہ تمام عورتیں ناچیں"۔ اس پر وہ عورتیں جو پہلے شرم و حیا سے منہ چھپائے بیٹھی تھیں۔ اٹھیں اور افسروں کے ساتھ ناچنا شروع کر دیا"۔

ایک اور اسلامی حکومت کیا فرماتی ہے

(سفیر افغانستان کی تصریحات)

افغانستان کے نئے کونسل جنرل پچھلے ہفتے دہلی پہنچے۔ ایک اخبار کے نمائندے سے آپ کی گفتگو ہوئی۔ کچھ حصہ نقل کیا جاتا ہے:۔

"اسلام میں پردہ کا حکم نہیں" جب اخبار کے نامہ نگار نے دریافت کیا کہ پردہ کی موجودگی میں عورتیں کس طرح ترقی کر سکیں گی۔ تو قونصل جنرل نے بڑے زور سے کہا۔ کہ پردہ کے حق میں جو تعصب تھا۔ وہ دُور ہو رہا ہے۔ اور تعلیم کی اشاعت میں بہت کچھ ترقی ہو چکی ہے افغان لڑکیاں سکولوں میں مغربی لباس پہن کر جاتی ہیں۔ ان کے منہ ایک نہایت باریک کپڑے سے ڈھپے ہوتے ہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ اسلام کی شریعت میں کوئی ایسا حکم ہے۔ جو پردہ کے اڑا دینے میں مانع ہو۔ میری رائے یہ ہے کہ مغربی خیالات افغانستان میں مستحکم جگہ حاصل کر رہے ہیں"

سُود کا لین دین۔ نامہ نگار نے اشارہ کیا۔ کہ شائد اسلام میں سُود خوری کی جو ممانعت ہے۔ وہ افغانستان کی ترقی میں مارنج ہو۔ اس کا جواب قنصل جنرل نے یہ دیا۔ کہ سُود خوری کے خلاف تعصب بھی دُور ہو رہا ہے"

ایک صدی بعد اسلام سب پر غالب ہوگا

الامان دہلی لکھتا ہے:۔

"ایک صدی کے بعد محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کا مذہب دنیا کے تمام مذاہب پر غالب ہوگا" یہ الفاظ کسی حلقہ بگوش اسلام کی زبان سے نہیں نکلے۔ بلکہ یہ خیال ایک ایسے دہریہ نے جو دہریت کی تحریک کا علمبردار ہے، ظاہر کیا ہے۔ امریکہ سے دہریوں کا ایک رسالہ "ٹرتھ سیکر" نکلتا ہے۔ "ٹرتھ سیکر" کے معنی ہیں "متلاشیٔ حق" اور یہ تلاش حق مسیحیت کے خلاف عقلی اور اصولی کا نتیجہ ہے۔ اس رسالہ کے ایڈیٹر نے اپنے ایک مقالہ میں ان خیالات کا اظہار کیا ہے۔ کہ اسلام کے فطری اصول دیکھ کر وہ اس حقیقت سے آشنا ہو گیا ہے۔ کہ دنیا ہمیشہ تاریکی میں نہیں رہ سکتی۔ اور کسی نہ کسی دن اسلام کے آغوش میں ضرور آئیگی۔ اور جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا کا وعدہ پورا ہوگا"

مرتدہ کے متعلق مولویوں کا فتویٰ

الجمعیۃ ۲۹ر نومبر مرتدہ کی نسبت مندرجہ ذیل حکم دیتا ہے:۔

"(۱) وہ کوئی جدید نکاح نہیں کر سکتی (ولا یتزوجہا مسلم ولا کافر لانہا محبوسۃ للتامل ھدایہ) (۲) اس کو قید کیا جائے گا۔ اور جب تک مسلمان نہ ہو۔ بابرقید رہیگی (ولا تقتل ولکن تحبس حتی تسلم ھدایہ) (۳) وہ اپنے زوج اول کے سوا کسی سے نکاح نہ کر سکے گی (ولیس لہا ان یتزوج الا بزوجہا۔ عالمگیریہ) (۴) اس کو زوج اول کے ساتھ نکاح پر مجبور کیا جائیگا۔ خواہ وہ راضی ہو یا نہ ہو (ولکل قاضی ان یجدد النکاح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

284

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ
حضرت حافظ احمد اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ

{کمر باندھے ہوئے چلنے کو یاں سب یار بیٹھے ہیں
بہت آگے گئے باقی جو ہیں طیار بیٹھے ہیں}

۱۹ اکتوبر ۱۹۲۶ء کا الفضل (جو یہاں لنڈن ۸ نومبر ۱۹۲۶ء کی صبح کو ملا) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک مخلص اور صادق مہاجر صحابی حضرت حافظ احمد اللہ خان صاحب کی وفات کی خبر لایا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ٥

مجھ کو اپنے معزز ہمعصر الفضل کی شکایت کرنے دو۔ کہ اس کے صفحات میں سے ایک صفحہ بھی مرحوم مہاجر کی وفات پر کچھ لکھنے کے لئے نہیں؟ کیا قادیان بھر میں کوئی شخص معزز کے حالات اور کمالات کو واقف نہیں؟ اگر حالت ایسی ہے۔ (یقیناً نہیں) تو اس پر افسوس!

محبت آمیز شکایت

ایک وقت آئے گا۔ اور ہر دن اسے قریب کر رہا ہے۔ کہ اس عظیم الشان مامور کے فیض یافتہ لوگوں کا ملنا تو محال ہو گا ہی۔ ان میں سے کسی کی وفات پر نوحہ خوانی کی بھی ضرورت پیش نہ آئے گی۔

صحابہ کی جماعت خدا تعالےٰ کے اٹل قانون کے مطابق یکے بعد دیگرے ختم ہو رہی ہے۔ اور یہ ایک ماتم کا دن ہو گا۔ جس دن اس جماعت میں سے کوئی باقی نہ رہے گا۔ ان کے ذکر خیر سے جماعت میں ایک جوش محبت پیدا ہوتا ہے۔ اور اخوت کی رو کام کرتی ہے۔ اس لئے جب میں معزز ہمعصر کی اس سہل انگاری کو دیکھتا ہوں۔ تو مجھے تکلیف ہوتی ہے۔

حضرت حافظ احمد اللہ خان صاحب خاکسار عرفانی کے خواجہ تاش اور روحانی بھائی اور مخلص دوست تھے۔ میں نے غلط کہا۔ وہ سب کے دوست سب کے بھائی اور پیارے تھے۔ دارالامان سے اس بعد اور سفر نے مجھے بعض ایسے دوستوں سے ہمیشہ کے لئے جدا کر دیا ہے۔ جن کی یاد جب تک زندہ ہوں۔ تڑپاتی رہے گی۔ کسی لمبی تمہید کے بغیر اب میں اپنے مرحوم بھائی کا ذکر خیر کر کے تسلی پاتا ہوں۔

وطن و ابتدائی تعلیم و تربیت

حضرت حافظ احمد اللہ خان صاحب ناگپور (ممالک متوسط) کے رہنے والے افغان تھے۔ عربی فارسی کی پوری تحصیل کے ساتھ انگریزی کی تعلیم پائی تھی۔ اور بہت اچھی انگریزی کاروباری ضروریات کے لئے جانتے تھے۔ اور قادیان کے انگریزی خوان مہاجرین میں وہ قریباً سب سے پہلے تھے۔ ان کی شکل و صورت اور ان کے حالات ظاہری سے کوئی شخص کبھی بھی نہیں سمجھ سکتا تھا۔ کہ وہ ایسے ذی علم بزرگ ہیں۔ اگرچہ ابتدائی زندگی کے حالات ہم کو معلوم نہیں۔ مگر یہ امر واقعہ ہے۔ کہ وہ شروع سے ہی دنیا دارانہ اور مومنانہ زندگی بسر کرتے تھے۔ اور ایک عملی مسلمان تھے۔ کچھ عرصہ تک ملازمت بھی کی۔ مگر اس ملازمت میں اپنی دیانت و امانت کے علاوہ انہوں نے ایک لحظہ کیلئے بھی اسلام کے ارکان کی تعمیل میں غفلت نہ کی۔ وہ ایک کافی شاپ میں (جو انگریزی سولجروں کے لئے فوج کے ساتھ ہوتی ہے۔) ملازم تھے۔ اور سب لوگ بآسانی سمجھ سکتے ہیں۔ کہ کس قسم کے لوگوں سے انہیں واسطہ پڑتا ہوگا۔ مگر وہ وہاں بھی ایک صادق الاعتقاد مسلمان رہے۔

قرآن مجید کے تو حافظ ہی تھے۔ حدیث کے ساتھ بھی ایک خاص عشق تھا۔ اور بعض اوقات عجیب و غریب معارف حدیث کے بیان کرتے اور اسی محبت نے ان کو ایک کٹر اہلحدیث بنا دیا تھا جب میں کہتا ہوں۔ کہ کٹر اہلحدیث تو اس سے میری مراد وہ خشک وہابی نہیں ہیں۔ بلکہ میں یہ لفظ ان کیلئے مقام مدح میں استعمال کرتا ہوں۔ وہ سنت نبوی کے اتباع کے عاشق تھے

مجاہدین میں داخلہ

چونکہ اسلام کی حقیقت اور روح ان کے اندر عملاً پیدا ہو چکی تھی۔ اور خدا تعالےٰ نے کسی مبارک آنے والے (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی پاک صحبت کے لئے انہیں تیار کرنا تھا۔ اس لئے وہ ہر اس راہ کو اختیار کرنے کے لئے آمادہ اور کشادہ دل رہتے جو اسلام کی برکات اور فیوض کے اظہار و اشاعت کی راہ ہو۔ ان کو ابتدائے جوانی میں یہ خیال ہوا۔ اور اس وقت ایک عام رَو اس قسم کے احساس کی تھی۔ کہ مجاہدین کی وہ جماعت جو سرحد کے پہاڑوں میں رہتی ہے۔ اور حضرت سید احمد بریلوی رضی اللہ عنہ کے ظہور کی منتظر ہے۔ اعلائے کلمۃ الاسلام کا ذریعہ ہونے والی ہے۔ اس لئے انہوں نے اپنی زندگی کی غرض و غایت کا پانا اسی میں سمجھا۔ کہ وہ اس جماعت میں شریک ہو جاویں۔ چنانچہ وہ ان لوگوں میں جا ملے۔ اور کئی سال تک ان میں رہ کر اس جماعت کی مخلصانہ خدمت چندوں وغیرہ کی وصولی اور بعض دوسری صورتوں میں کرتے رہے۔

چونکہ اس جماعت کے متعلق گورنمنٹ کے خیال اچھے نہ تھے اور سچ یہ ہے۔ کہ وہ لوگ کھلم کھلا جہاد بالسیف کے لئے تیار یاں کرتے تھے۔ اس لئے ان ایام میں ان کے فدائی نہایت مخفی طریقوں سے اپنی جان پر کھیل کر ہندوستان سے چندہ لے کر جاتے۔ اور ان کی ضروریات کا سامان مہیا کرتے۔

مجاہدین کی اس جماعت کے اس خیال کو میں صحیح نہیں سمجھتا مگر میری یہ ذاتی رائے ہے۔ اور میں اس کو بدلنے کیلئے کوئی وجہ نہیں پاتا۔ کہ وہ لوگ اپنے مقصد اور عقیدہ میں نہایت مخلص اور نیک نیت تھے۔ وہ یہی حق سمجھتے تھے۔ اور مخلصانہ مساعی کرتے تھے۔

صوم و صلوٰۃ کے پابند اور شریعت کا احترام کرتے۔ اور نفس کشی اور ایسے مجاہدات جو سنت نبوی کے خلاف نہ ہوں۔ ان کا شعار تھا۔ حافظ صاحب ان میں رہے۔ اور اس قیام نے ان کی دیندارانہ اور مخلصانہ فطرت کو مضبوط کر دیا۔ اور اس زمانہ کے مجاہدات نے انہیں صبر اور استقلال اور قناعت کا خوگر بنا دیا۔ اور قبول حق کے لئے جرأت اور اسلام کی اشاعت کے لئے ہر قسم کی قربانی کے واسطے تیار۔

طبیعت چونکہ سلیم اور فطرت صحیح تھی۔ انہیں ایام میں وہ اس امر کا بھی مطالعہ کرتے تھے۔ کہ یہ امید رجعت ایک امید خام ہے۔ وہاں کی زندگی کو دیکھتے۔ تو

ہیچ آفت نرسد گوشۂ تنہائی را

سمجھ کر پسند کرتے اور صحبت صادقین کا مزا لیتے۔ مگر جو مقصد کو دیکھتے۔ تو اسے اصلی مقصد سے دور پاتے۔ اس کشمکش میں ان کی زندگی کے کئی سال گذرے۔

حج اور مکہ کی اقامت

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت جاذب ہوئی۔ اور حج کا ارادہ کر لیا۔ بلکہ من وجہ یہ فیصلہ کیا۔ کہ وہاں ہی جا کر رہنا چاہیئے۔ چنانچہ اسی محبوب سفر کے لئے ہر قسم کے مصائب اور مشکلات کی ذرا بھی پرواہ نہ کر کے نکل کھڑے ہوئے۔ ان ایام میں (آج سے قریباً چالیس پینتیس سال پیشتر) سفر حج میں وہ سہولتیں اور آسانیاں نہ تھیں۔ راستہ کی دشواریاں ایسی تھیں۔ کہ میں نے خود دیکھا ہے۔ کہ جو لوگ حج کو جایا کرتے تھے۔ تو وہ باچشم گریاں اپنے عزیزوں کو چھوڑ کر رخصت ہوتے تھے۔ اور یقین یہی ہوتا تھا۔ کہ واپس نہ آسکیں گے۔ فسانوں میں جو جہازی تباہیوں کے تذکرے پڑھتے ہیں۔ حاجیوں کے جہازات ان سے خالی نہ تھے۔ بلکہ اکثر دوچار ہو جاتے۔ کیونکہ بادبانی جہاز عموماً ہوتے تھے۔ غرض ان تمام مشکلات اور مصائب کی ذرا بھی پرواہ نہ کر کے یہ جوان ہمت نوجوان دیار محبوب میں جا پہنچا۔ اور وہاں [illegible] اختیار کر لی۔ شادی بھی کر لی۔ مکہ معظمہ کی زندگی کے تفصیلی حالات میں یہاں نہیں لکھوں گا۔ صرف اس قدر کہوں گا۔ کہ مکہ معظمہ کو جو چیز انہیں لے گئی۔ وہ محض اخلاص اور شعائر اللہ سے محبت تھی۔ کوئی دنیوی غرض اور شغلی مفاد اس کی تہ میں نہ تھا۔ اور سچ تو یہ ہے۔ کہ وہاں اس کے لئے کوئی صورت ہی ایسی نہ تھی۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے۔ ان کے وقت کا بیشتر حصہ حرم میں گذرتا۔ اور وہ نمازوں اور دعاؤں اور تلاوت قرآن کریم میں مصروف رہتے۔ ضروریات زندگی کے لئے کوئی کام ملا۔ تو اس سے کبھی کوئی دریغ نہ کیا۔ وہ کسی جگہ بھی ایک اپاہج کی طرح نہ رہے۔ اور نہ رہنا پسند کرتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھے لیکن اللہ تعالیٰ کے علم میں تھا۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں داخل ہوں۔ اسلئے چند سال کے قیام کے بعد وہ پھر ہندوستان آگئے۔ اور اس مرتبہ وہ مجاہدین میں شامل ہونے کے لئے نہیں گئے۔ بلکہ پشاور میں انہوں نے ملازمت کرلی۔ اور شادی بھی کرلی۔ ایک زمانہ تک وہاں رہے۔ آخر خدا تعالےٰ کے برگزیدہ رسول حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام انہوں نے سنا۔ ابتدائی ایام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جو مخالفت ہوئی۔ آج سلسلہ میں آنے والوں کو وہ ایک کہانی معلوم ہوتی ہے۔ میرا یہ مطلب نہیں۔ کہ نعوذ باللہ وہ کہانی سمجھتے ہیں۔ بلکہ یہ ایک پرانی بات ہوگئی ہے۔ اور مخالفت کے ان ایام کی یاد ذکر ایک کہانی سی معلوم دیتی ہے۔ مگر وہ ایام ابتلاء حقیقی طور پر ایام ابتلاء تھے۔ پشاور کے اہل حدیث خطرناک طور پر سلسلہ کے مخالف تھے۔ اگر میں غلطی نہیں کرتا۔ تو پشاور میں ایک ڈاکٹر جمال الدین صاحب غیر مقلد تھے۔ وہ خطرناک دشمن سلسلہ کے تھے۔ میرٹھ کے ضمیمہ شحنۂ ہند پر انہوں نے بہت روپیہ صرف کیا۔ تاکہ وہ گالیاں دیا کرے۔

سلسلہ میں داخلہ

غرض وہ ایام ابتلاء اور عہد مخالفت تھا۔ اس طوفان بے تمیزی میں پشاور جیسی جگہ پر خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شناخت عطا کی۔ اور مردانہ وار انہوں نے اسکو قبول کیا۔ چونکہ فطرت میں سعادت اور روح میں تلاش حق کا جوش زوروں پر تھا۔ اور یہی چیز انہیں جگہ جگہ لئے پھری۔ مجاہدین میں گئے۔ تو اسی تلاش میں۔ اور مکہ معظمہ گئے۔ تو یہی جذبہ لے گیا۔ اور یہی روح پھر واپس لے آئی۔ جونہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کو سنا۔ انکو کوئی تردد اور تامل ہوا ہی نہیں۔ بلکہ آمنّا فاکتبنا مع الشاھدین کہکر آگے بڑھے۔ اور ان جنگلوں اور بیابانوں پہاڑوں اور سمندروں کو جس چیز کے لئے طے کرتے پھرتے تھے۔ اور دل بیقرار کہیں قرار سے بیٹھنے نہیں دیتا تھا۔ وہ آخر قادیان کی گمنام بستی میں مل گئی۔ اس آواز کو سنتے ہی قبول کیا۔ اور قبول کر لینے کے بعد... سعادت مند روح نے فیصلہ کیا۔ کہ اب مدت تلاش ختم ہوئی۔ دنیا کی بستیاں ویرانے اور شہروں کی رونقیں اور دلچسپیاں بے مزا ہیں۔ کوئی جگہ کوچۂ محبوب کے سوا رہنے کے قابل نہیں۔ طبیعت ہر قسم کی مصیبتوں کی خوگر اور ہمت و استقلال میں ایک قوت پیدا ہو چکی تھی۔ اس لئے بہمہ شوق و ذوق ایک غیر متزلزل فیصلہ کرکے یہ کہتے ہوئے قادیان آگئے۔

حسن و خلق و دلبری بر تو تمام
صحبتے بعد از لقائے تو حرام

اس شعر کے ساتھ مجھے میرے نہایت ہی مکرم اور پیارے بزرگ بھائی قاضی ضیاء الدین مرحوم و مغفور یاد آگئے۔ وہ غالباً [illegible]ء میں قادیان ایک مرتبہ آئے۔ اور انہوں نے مسجد اقصیٰ کے محراب کے بائیں طرف یہ شعر لکھا۔ افسوس کسی نے اس دوست کے ذکر خیر کو زندہ رکھنے کے لئے ان کا فوٹو نہ لیا۔ (مجھ پر بھی یہ افسوس ہے) میں نے بارہا ان کے قابل اور لائق صاحبزادوں کو کہا۔ کہ قاضی صاحب کے حالات لکھیں۔ مگر انہیں ہمت نہیں پڑتی۔ عرفانی زندہ رہا۔ اور زمانہ نے اسے فرصت دی۔ تو اپنے اس بزرگ بھائی کے حالات بھی لکھے گا۔ ورنہ یہ یاد اور یہ خیال میرے لئے تسلی کا موجب ہوگا۔

غرض حضرت حافظ صاحب یہ شعر پڑھتے ہوئے آئے۔ اور آکر بیٹھ گئے۔ اور پھر دنیا کی کوئی چیز انہیں یہاں سے نہ لے جاسکی۔ اور بقول عرفانی

دیا احمد یہ ہو جا خاک یہ اکسیر اعظم ہے

وہ اسی خاک پاک میں جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

خلیفۃ المسیح کی اتالیقی

مرحوم جب قادیان آگئے۔ تو ان ایام میں قادیان میں چند نفوس رہتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ان ایام میں بچے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صاحبزادہ صاحب کی تعلیم قرآن کا کام ان کے سپرد کیا۔ (عرفانی اپنی اس خوش نصیبی پر بھی فخر کریگا نہیں اس کی نسل ہمیشہ فخر کریگی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیکراں احسانات میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ کچھ دنوں کیلئے حضرت صاحبزادہ صاحب کی تعلیم کا قابل ناز موقعہ اس کو بھی ملا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔) اور صاحبزادہ صاحب نے حافظ صاحب کے پاس قرآن مجید کی تعلیم پوری کی۔ اور نہایت شاندار آمین ہوئی۔ یہ پہلی آمین تھی۔ اور خدا تعالیٰ کی رحمت و فضل کا ایک نشان اور آیت۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آمین لکھی۔ احباب آئے۔ اور اس پر لطف اور ایمان افزا تقریب سے سعادت اندوز ہوئے۔ حافظ احمد اللہ خان صاحب نے بھی اس موقعہ پر ایک چھوٹی سی نظم لکھی تھی۔ اور میں نے آمین کا جب سب سے پہلا (اصلی معنوں میں دوسرا) ایڈیشن چھاپا۔ تو اسکے آخر میں وہ نظم درج ہے۔ (ایڈیٹر صاحب الفضل اگر اسے تلاش کرکے شائع کردیں۔ تو بہت مناسب ہوگا۔ عرفانی)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الدار میں انکو رہنے کے لئے جگہ دی۔ وہ کمرہ جو خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب کے مکان کو جاتے ہوئے کوچہ بندی پر ہے (جس میں حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب قبلہ عموماً رہا کرتے تھے۔) اس میں حافظ صاحب اپنی بیوی اور بچوں سمیت رہتے تھے۔ دو لڑکیاں ام کلثوم اور زینب بہت چھوٹی چھوٹی تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سلسلہ کے بعض دوسرے کام بھی وقتاً فوقتاً انہیں تفویض کردیا کرتے تھے۔ بعض عربی کتب کے مصحح کے طور پر بھی انہوں نے کام کیا۔ جس سے یہ ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام انکی قابلیت علمی پر کس قدر اعتماد فرماتے تھے۔ چنانچہ سرّ الخلافۃ کے پروف حافظ صاحب ہی پڑھا کرتے تھے۔ بعض اور کتابوں کے پروف بھی انہوں نے پڑھے ہیں۔ مگر مجھ کو سرّ الخلافۃ کے متعلق قطعی اور یقینی طور پر معلوم ہے۔ بلکہ عین اس وقت جبکہ میں یہ لکھ رہا ہوں پروفوں کے اوراق اور ان کی غلطیوں کی اصلاح کے نشانات گویا میری آنکھوں کے سامنے ہیں۔ اس طرح پر ان کے دن اور رات اللہ کی یاد اور اسلام کی خدمت میں بسر ہوتے تھے۔

میرے رفیق کار

جب مدرسہ تعلیم الاسلام کی تجویز ہوئی۔ اور اس کے لئے کسی شخص کو دینی خدمات پیش کرنے کے لئے ۱۸۹۷ء کے جلسہ بیت الفکر میں پکارا گیا۔ اور خدا تعالےٰ سے عرفانی کو اپنی خدمات پیش کرنے کی سعادت روزی ہوئی۔ اور آغاز ۱۸۹۸ء میں مدرسہ کا آغاز ہوگیا۔ اور میں بطور اس کے پہلے ہیڈ ماسٹر اور ناظم کے ہجرت کرکے آگیا۔ تو حافظ صاحب مدرس قرآن و دینیات کی حیثیت میں رفیق کار ہوئے۔

وہ عمر میں مجھ سے بڑے اور اپنے علم و فضل اور قابلیت کے لحاظ سے بھی بدرجہا افضل۔ ان کا تقویٰ و طہارت قابل رشک و اتباع مگر انہوں نے ان ایام میں کبھی اس امر کا خیال نہیں کیا۔ کہ ایک نوجوان جو کسی پہلو سے اس افسری کے قابل نہیں۔ کیوں میرا افسر بنایا گیا۔ وہ تمام امور میں میرے رفیق اور سچے مشیر اور معاون تھے۔ ان ایام کی یاد قلب پر عجیب کیفیت پیدا کرتی ہے کس محبت اور جوش کے ساتھ ہم لوگ کام کرتے تھے۔ افسری اور ماتحتی کا خیال بھی نہ آتا تھا۔ صرف کام اور مقصود اصلی پیش نظر تھا۔ تعاون باہمی کی بے نظیر مثال کا عہد تھا۔ اس رفاقت کے عہد نے ہماری محبت اور اخوت کو بڑھایا۔ اور بہت بڑھایا پھر اپنے اپنے وقتوں پر ہم مدرسے الگ ہوگئے۔ اور میں اپنے قلمی جہاد میں ہمہ تن مصروف ہوگیا۔ اور حافظ صاحب یادِ خدا میں لگ گئے۔ مختلف اوقات میں اس حق رفاقت و اخوت کی بناء پر حافظ صاحب مغفور کو الحکم کے دفتر میں بھی کام کا موقعہ ملا۔ اور الحمد للہ الحمد للہ میں آج بھی خوش ہوں۔ کہ ہم نے اس عہد کو بھی نہایت محبت اور اخلاص سے گزارا۔ میں نے جب ترجمۃ القرآن کا کام شروع کیا۔ تو حافظ صاحب مرحوم کو اسکی صحت کیلئے مقرر کیا۔ اور وہ اس غرض کے لئے لاہور وغیرہ جاکر اسے چھپوانے اور تصحیح کا کام بھی کرتے رہے۔ میری ہمیشہ یہ خواہش رہی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہ صحابی اگر کسی طرح میرے ساتھ یہ کام کرسکیں۔ تو میری بہت ہی بڑی خوش نصیبی ہے۔ جب مجھے کوئی ایسا موقعہ مل سکا۔ تو ضرورت تھی۔ یا نہیں۔ میں نے اس موقعہ کو ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

حضرت حافظ صاحب سے مجھے ان مختلف موقعوں پر ملکر کام کرنے میں جس امر کا پتہ لگا۔ وہ انکی دیانت۔ انکا اخلاص۔ انکی جفاکشی۔ انکی سچی اور

982
Digitized by Khilafat Library Rabwah

الکحل اور شریعت اسلامیہ

دنیائے کیمیا میں الکحل کی حیثیت نہایت اہم ہے۔ کیمیاء الاحیاء Organic (chemistry) میں اس کو کسی دوسرے مرکب سے ثانوی حیثیت حاصل نہیں۔ خود کیمیا کی تحقیق بہت حد تک اسی کی شرمندہ احسان ہے۔ اگر یہ محلل محققین کیمیا کے ہاتھوں میں نہ ہوتا۔ تو بہت سی ایجادات ابھی تک عالم شہود کی بجائے عالم غیب سے متعلق ہوتیں۔ دنیائے طب میں اس کی حیثیت فارماکوپیا کے جزو لاینفک کی ہے۔ قدرتی نباتات، جڑی بوٹیوں، کچی دھاتوں وغیرہ سے دوائی اجزاء کے استخراج کے لئے بطور محلل کے استعمال ہوتا ہے۔ سینکڑوں دوائی اجزاء بجز الکحل کے کسی دوسرے بے ضرر محلل میں حل نہیں ہو سکتے۔ اس لئے بہت سی دواؤں کی ساخت میں اسکو شامل کرنا ناگزیر ہوتا ہے۔ جلد پر ضماد کرنے کی بہت سی دوائیں اسی میں تیار کیجاتی ہیں۔ کاروباری زندگی کی طرف آئیے۔ تو یہاں بھی اس کے بغیر چارہ نہیں۔ نقاش اپنی نقاشی کے لئے اس کا محتاج ہے۔ نجار لکڑی کا فرنیچر تیار کرتا ہے۔ تو اس پر پالش کرنے کے لئے الکحل کے استعمال کے سوا چارہ کار نہیں۔ اور پھر گھروں، دیوان خانوں اور جلسہ گاہوں کے علاوہ مسجدوں اور خانقاہوں کی آرائش بھی اس کے بغیر خوبصورت نہیں ہو سکتی۔ غرض الکحل ایک ایسی شئے ہے۔ جو نہ صرف تہذیب و تمدن کا لازمہ ہے۔ بلکہ بہت حد تک ضروریات زندگی اس سے وابستہ ہیں۔

بعض حلقوں میں یا غلط فہمی سے اسلام کی مذہبی ہدایات کی بناء پر اس کا استعمال مخدوش اور مشتبہ نظروں سے دیکھا جاتا ہے۔ بلکہ حرام تک قرار دیدیا جاتا ہے۔ اس کا نتیجہ یا تو یہ ہوتا ہے۔ کہ تہذیب اور تمدن کے متوالے ابنائے ملت مذہب کو تمدن معاشرت کے منافی پا کر اس کی ہدایات سے بے نیاز بلکہ متنفر ہو جاتے ہیں۔ اور ان کی اساطیر الاولین سے زیادہ وقعت نہیں سمجھتے۔ اور یا دوسری طرف مذہب کے نام کے عشاق، تہذیب اور تمدن کو شیطان کا پیرو اور دجال کا جال قرار دیکر اس کے نام تک سے بیزار ہو جاتے ہیں۔ اور کنج تنہائی اور عزلت کی طرف فرار کے بغیر اپنے لئے مفر نہیں دیکھتے۔ یہ دونوں انتہا پسندی کی مثالیں ہیں۔ اور انتہائیں بخیر نہیں۔ خیر الامور اوسطہا۔ یہ کشمکش اور باہمی منافرت بعد و تفساد کی خلیج کو وسیع کرتی جاتی ہے یہاں تک کہ وسیع کردے۔ مجھے یقین ہے۔ کہ مذہب و تہذیب اور شرع و معاشرت مخالف و متضاد نہیں۔ بلکہ ایک دوسرے کے ممد و معاون ہیں۔ یعنی ان میں کوئی ٹکر کا بیر نہیں۔ بلکہ چولی دامن کا ساتھ ہے۔ میری دلی تمنا ہے۔ کہ یہ دونوں روٹھے ہوئے گروہ مل جائیں۔ ان کی غلط فہمیاں رفع ہوں۔ اور ایک دوسرے سے بغلگیر ہو کر امت وسطا کے مہربان آغوش میں آ بیٹھیں۔ اسی نیت سے میں نے الکحل کے متعلق اپنے تحقیقاتی خیالات کو جمع کیا ہے۔ میری خواہش ہے کہ ارباب نظر اس کو تدبر اور فہم کے ترازو میں مخالف مواد سے موازنہ کریں۔ اور ان پر نیک نیتی اور فراخدلی سے تنقید کریں۔ اگر میں غلطی پر ہوں۔ تو ہر وقت اپنی غلطی واپس لینے کے لئے تیار ہوں۔ لیکن اگر میری گذارشات بحث کے معیار پر پوری اتریں۔ تو انشاءاللہ ان کی اشاعت ملت و مذہب کی ایک حقیر خدمت ہوگی۔

اس میں کسی کو بھی اختلاف کی گنجائش نہیں۔ کہ شراب قطعی طور پر حرام ہے اور معنوی حیثیت سے خبیث بلکہ ام الخبائث ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ شراب نجس اور ناپاک ہے۔ اور پھر چونکہ الکحل شراب سے ماخوذ ہے۔ اس لئے شراب کے حکم میں ہے۔ اور جس کسی چیز میں اس کی قلیل سے قلیل مقدار بھی پائی جائے۔ وہ حرام اور خبیث اور ناپاک ہے۔ اس استنباط کا سلسلہ بہت دور تک چلا جاتا ہے۔ یعنی جس کام میں الکحل استعمال ہو، وہ ناجائز اور بالآخر مغربی طب و علاج ناجائز اور حرام۔ یہ تمام دعاوی اور ان کی دلائل غور طلب ہیں۔

یہ صحیح ہے۔ کہ ایک قسم کی الکحل شراب سے مستخرج ہے۔ لیکن اس کو شراب کے حکم میں داخل کرنے کا دعوی تشنۂ دلیل ہے۔ قسم اور حکم کا اطلاق عرف پر ہوتا ہے ماہیت پر نہیں ہوتا۔ مثلاً اگر کوئی قسم کھائے۔ کہ میں گوشت نہیں کھاؤنگا تو مچھلی یا بیضہ مرغ کھانا اس کی قسم کے منافی نہیں۔ کیونکہ عرف میں مچھلی اور بیضہ مرغ گوشت نہیں کہلاتے۔ حالانکہ ان کی ماہیت وہی ہے۔ ایک اور مثال لیجئے۔ پیشاب کے خارج ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ اور اس سے ملوث ہو کر کپڑا اکثر ناپاک ہو جاتا ہے۔ کیمیائی تحلیل سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ پیشاب کے ضروری اجزاء پانی، یوریا، نمک وغیرہ ہیں۔ یہ سب اجزاء کم و بیش مقدار میں پسینہ میں بھی پائے جاتے ہیں۔ لیکن پسینہ آنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ اور نہ ہی پسینہ میں شرابور ہو کر بھی کپڑا اکثر ناپاک قرار دیا جاتا ہے۔ حالانکہ پیشاب کی ماہیت پسینہ میں موجود ہے۔ اسی طرح الکحل، شراب کا ایک لطیف جزو تو ہے۔ لیکن شراب کی طرح کبھی بھی حصول سرور و نشاط کی غرض سے نہیں استعمال ہوتی۔ اور جو نتائج بد شراب سے پیدا ہوتے ہیں، وہ کبھی الکحل سے حاصل نہیں کئے گئے۔ اس لئے عرفاً اور لہذا شرعاً اس پر لفظ خمر یا شراب کا اطلاق نہیں ہو سکتا۔

شراب (خمر) کیا ہے؟ اربعین النووی میں ہے۔ عن عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما ان عمر قال علی منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما بعد ایہا الناس انہ نزل تحریم الخمر وھی من خمسۃ: من العنب، والتمر والعسل والحنطۃ والشعیر، والخمر ما خامر العقل۔ یعنی فرمایا کہ شراب حرام ہے۔ اور وہ عام طور پر پانچ چیزوں، یعنی انگور، کھجور، شہد، گیہوں، جو وغیرہ سے تیار ہوتی ہے۔ اور شراب کی مجمل تعریف یہ ہے۔ کہ وہ عقل کو کھو دے۔

مذکورہ بالا شکر یا نشاستہ دار اشیاء کو ایک خاص درجہ حرارت پر خمیر کی موجودگی میں تخمیر کیا جاتا ہے۔ تو شکر یا نشاستہ کی قلب ماہیت ہو جاتی ہے۔ جب اسے کشید کیا جاتا ہے۔ تو یہ تبدیل شدہ شکر یا نشاستہ (یعنی الکحل) بعض دیگر اجزاء اور خوشبو بھی کھینچ آتی ہیں۔ اس کو زیادہ صاف کر کے چند اجزائے مفرحہ کے مزج و آمیزش کے بعد پختہ کرنے کے لئے بند کر دیا جاتا ہے۔ اور جب اس میں حسب پسند خوشبو و تیزی پیدا ہو جاتی ہے۔ تو اسے سرور اور مستی کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس نشے کو خمر، شراب، مشتاب، دختر رز وغیرہ کے نام دیئے جاتے ہیں۔ اس میں ایک یہ بات ہے۔ کہ پینے کی چسکہ لگ جاتی ہے۔ بس وہ اسی کا ہو رہتا ہے۔ اس کو پی کر بے خود ہونے والے رفتہ رفتہ خود اسی کیلئے بے خود ہونے لگتے ہیں۔ اور وہ کہیں کے نہیں رہتے۔ اس کے استعمال سے اعتدال کی نہایت نازک حدود کے اندر رہ کر چند ایک فوائد بھی حاصل ہو سکتے ہیں۔ مثلاً ذہنی قوت کی جلا، ہاضمہ اور اشتہا کی تیزی وغیرہ۔ لیکن اس کی برائیوں کی فہرست اتنی طویل ہے۔ اور اس کی مضرت کا پلہ اتنا بھاری ہے۔ کہ اس کی حسنات ان کا پاسنگ بھی نہیں بن سکتیں۔ کما قال تعالے فیھما اثم کبیر و منافع للناس، و اثمھما اکبر من نفعھما۔

غالباً یہاں اس اجمال کی تفصیل کی ضرورت نہیں۔ کہ شراب ناب افراد کے لئے وہ سم شیریں ہے۔ جو ان پر بیک وقت اخلاقی بیماریوں، جسمانی ہلاکتوں اور مالی تباہیوں کا باعث ہو سکتا ہے۔ جسم قوم وملت کے لئے موجب لا علاج وہ تیغ شعلہ ریز ہے۔ جو اس کا بند بند اور جوڑ جوڑ جدا کرنے کے لئے چلتی ہے۔ انما یرید الشیطان ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء فی الخمر والمیسر۔ اور یہ خمر خمار، وہ سحر ہے۔ جو اپنے مبتلا کی روحانی آنکھوں کو اس حق کے دیکھنے سے اندھا اور اس بندش (حبل اللہ) کو محسوس کرنے سے بے حس کر دیتی ہے۔ جو خالق سے مخلوق کو مربوط کئے ہوئے ہے۔ ویصدکم عن ذکر اللہ وعن الصلوۃ۔

شراب کا اثر براہ راست دماغ کے ان حصص پر ہوتا ہے۔ جو عقل و خرد، فہم و ادراک یعنی اعلیٰ ملکیت کے خزائن ہیں۔ اس کے اثر سے دو حصص اس طرح اثر پذیر ہوتے ہیں۔ کہ سب سے پہلے سب سے اعلیٰ اور سلسلہ ارتقاء میں سب سے آخر پیدا ہونے والی ملکی قوت ماؤف ہو جاتی ہے۔ مثلاً احساس خود داری سب سے اول مفقود ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد اس سے کم درجہ کی ملکی قوت سلب ہوتی ہے۔ اور علیٰ ہذا قانون تنقیص کے ماتحت ایک ایک کر کے ملکی قوتیں مختل ہو جاتی ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ سفلی حیوانی اور شہوانی قوتیں بے لگام ہو جاتی ہیں۔ اور ان میں انتہائی تحریک و برانگیختگی انتشار پیدا ہو جاتا ہے۔ اور اس عقلی بے ہوشی کے میدان میں مبتلائے شراب زنا، چوری، قتل و غارت جیسے بڑے سے بڑے اور خبیث سے خبیث گناہ کا مرتکب ہو سکتا ہے۔ اسی باعث شراب کو ام الخبائث کہا گیا ہے جیسا کہ حضرت عثمانؓ وغیرہ سے مروی ہے۔

مسلمانوں کو ان جسمانی، نفسی، روحانی، اقتصادی، اور پھر ملی تباہیوں سے مضرت رساں نشے کے مسموم اثرات سے بچانے کے لئے اللہ تعالےٰ نے پہلے تو یہ کھول کر بتا دیا۔ کہ اس نشے میں خوبیاں بھی ہیں۔ لیکن اس کی برائیاں خوبیوں سے کہیں بڑھی ہوئی ہیں۔ یعنی بالفاظ دیگر اس کے غیر معتدل استعمال سے روکا۔ لیکن جب اللہ تعالےٰ کے حاوی علی الکل علم کے علاوہ ہمارے محدود تجربہ و مشاہدہ سے بھی بیانات غیر مشتبہ اور قطعی طور پر ثابت ہو گئے۔ کہ انسان کی کمزور اور حریص طبیعت اس بارے میں اعتدال پر نہیں رہ سکتی۔ تو اس کا استعمال قطعی طور پر حرام اور ناجائز قرار دے دیا گیا۔

شراب کئی طرح سے پی جاتی ہے۔ کبھی خالص کبھی ملاوٹ کے ساتھ ملاوٹ کی چیزیں پانی، سوڈا، برف، عرقیات اور دیگر ذخیرات ہیں۔ بعض لوگ اس بہانے اور تاویل سے پی سکتے تھے۔ کہ شراب کی مقدار سے زیادہ حلال اور طیب لوازم کی آمیزش کر لی اور کہہ دیا، کہ ہمارے مشروب میں حلال جزو غالب اور حرام مغلوب ہے۔ اس لئے اس کے استعمال میں کیا حرج ہے؟ اس لئے رسول خدا (فداہ ابی و امی) نے صاف صاف فرما دیا۔ ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام۔ جس کی تفسیر قاضی شوکانی اور طحاوی نے کما حقہ کردی ہے۔ کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خواہ شراب ہیں کیا کچھ، اور کتنا کچھ بھی ملا کر کیوں نہ پیو۔ یہ حرام ہے یہ حرام ہے۔

رہا نجاست اور ناپاکی کا سوال تو اس کا کوئی نقلی ثبوت نہیں۔ بعض لوگ اس فرمان ربانی کو بطور استدلال پیش کرتے ہیں۔ کہ انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون۔ لفظ رجس معنوی پلیدی کے لئے بھی مستعمل ہے۔ اور اس سے بعض اوقات وہ ناپاکی بھی مراد ہوتی ہے۔ جس کو چھونے سے ہاتھ، اور جس کے لگ جانے سے کپڑا ناپاک ہو جائے۔ دیکھنا یہ ہے کہ یہاں کیا معنی مراد ہیں۔ ظاہر ہے۔ کہ اس آیت کریمہ میں یہ تعلیم نہیں دی گئی۔ کہ جوا کھیل کر یا پانسے کے تیر پھینک کر، یا استھانوں کی تعظیم بجا لا کر ہاتھ خوب صابن سے دھو لیا کرو۔ بلکہ ان سب چیزوں کو معنوی خرابیوں کے سبب قابل اجتناب بتایا گیا ہے۔ اور ساتھ ہی اگلی آیت میں یہ خرابیاں کھول کر بھی بتا دی گئی ہیں۔ ام الخبائث کے مفہوم کی تشریح بھی اوپر کر چکا ہوں۔ لفظ ام الخبائث کا اطلاق ان معنوں میں نہیں ہے۔ کہ اگر کتے کے برتن میں منہ ڈالنے سے اسے آٹھ مرتبہ دھونا ضروری ہے۔ تو شراب کا ایک قطرہ گرنے سے سو مرتبہ دھونا لازم ہوگا۔

آئیے اب الکحل کی ماہیت پر غور کریں۔ الکحلوں کی ایک نہایت طویل فہرست ہے جن میں میتھل (Methyl) ایتھل (Ethyl) پروپل (Propyl) بیوٹل (Butyl) وغیرہ کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ یہ سب الکحل، ہائیڈروجن اور کاربن کے مرکب ہیں اور ہر ایک کا مبداء اور مخرج الگ الگ ہے۔ مثلاً میتھل لکڑی سے تو ایتھل شکر یا نشاستہ سے تیار ہوتی ہے۔ وقس علیٰ ہذا۔ ان سب کے خواص میں ایک گونہ مشابہت ہے۔ جیسے ایک خاندان کے افراد کی شکل و صورت، عادات اور اطوار میں یگانگت سی ہوتی ہے۔ یہاں ہمیں صرف ایتھل الکحل سے بحث ہے جس کو خمیر اٹھانے پر حاصل کرنے کے لئے شکر یا نشاستہ کی تخمیر کی جاتی ہے۔ البتہ اسے کھینچ کر علیحدہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ قدرتی طور پر بھی الکحل تھوڑی سی مقدار میں انگور کھجور اور شہد میں پائی جاتی ہے۔ خمیری روٹی پکانے کے لئے جب آٹے کو خمیر کیا جاتا ہے۔ تو تھوڑا سا نشاستہ تحلیل ہو کر الکحل اور کاربانک ایسڈ گیس پیدا کرتا ہے۔ یہ گیس ہی خمیری روٹی کو مسامدار بناتی ہے۔ اور الکحل خمیری روٹی کی کیمیاوی تجزیہ سے ثابت کی جا سکتی ہے۔ چنانچہ الکحل ایک خاص کیمیاوی مرکب ہے۔ جو ایک طرف تو شراب جیسی حرام چیز اور دوسری طرف انگور، خمیری روٹی اور شہد جیسی حلال اور طیب چیزوں میں پائی جاتی ہے۔ الکحل کا شراب کے حکم میں نہ ہونے کا ایک مزید ثبوت یہ ہوا۔ کہ شراب کی تو ہر قلیل سے قلیل مقدار حرام ہے۔ لیکن یہ وہ چیز حرام نہیں قرار دی گئی جن میں الکحل موجود ہے۔

نبیذ کا استعمال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ اور کیمیائی امتحان سے نبیذ میں ابتداء سے الکحل ثابت ہوتی ہے۔ گرمیوں میں تیسرے دن نبیذ میں الکحل کی مقدار اس قدر بڑھ جاتی ہے۔ کہ صریح سکر پیدا ہونے لگتا ہے۔ اس وقت نبیذ پینے مکروہ اور پھر حرام ہو جاتی ہے۔

اس سے ثابت ہوا۔ کہ کسی چیز میں الکحل کا پایا جانا اسے حرام نہیں قرار دیتا بلکہ جس وقت الکحل کی مقدار اس قدر بڑھ جائے۔ کہ سکر پیدا ہو جائے اس وقت وہ چیز حرام ہو جاتی ہے۔ چنانچہ حضرت عمرؓ کی خمر کی تعریف "ماخامر العقل" تو ابد الآباد تک صحیح ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص اس کی تفسیر "مافیہ الکحل" سے کرنے لگے۔ تو یہ سراسر غلطی ہوگی۔ خلاصہ یہ ہے۔ کہ

(۱) الکحل شراب کے حکم میں نہیں۔ اس لئے کہ (الف) الکحل عرفاً شراب نہیں (ب) کئی ایسی چیزیں جن میں الکحل موجود ہے۔ تصریحاً کتاب اللہ وسنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حلال ثابت ہیں۔

(۲) حرمت کا معیار سکر ہے۔

(۳) نہ تو الکحل اور نہ خود شراب ہی ان معنوں میں نجس و ناپاک ہے۔ کہ اس کے چھوئے جانے سے ہاتھ اور اس کے لگ جانے سے کپڑا حکماً ناپاک ہو جائے۔

اس سے یہ مستنبط ہو سکتا ہے۔ (۱) کہ پینے کی ادویہ میں اگر ناگزیر ہو۔ تو الکحل کا استعمال اتنی مقدار میں جائز ہے۔ جس سے سکر پیدا نہ ہو۔ البتہ شراب ہر مقدار میں حرام ہے۔ اور اس کا سوائے اس صورت کے استعمال جائز نہیں جب کہ اس کے بغیر جان نہ بچ سکے۔ اور وہ بھی محض بقدر ضرورت (غیر باغ ولا عاد)۔ (۲) چونکہ الکحل یا شراب ناپاک اور پلید نہیں۔ اس لئے جلد پر ضماد کرنے والی دواؤں کو الکحل وغیرہ میں تیار کرنے میں شریعت ہرگز مانع نہیں۔ اسی طرح فرنیچر کی پالش، اور نقاشی کے لئے الکحل کے استعمال کی اجازت بلاخوف تردید دی جا سکتی ہے۔

علماء دین اور نقادان شریعت غراء میری معروضات کو کتاب و سنت کی کسوٹی پر کس کر دیکھیں، اور کھوٹے کھرے میں تمیز فرما دیں۔ اگر میری غلطی ثابت ہو تو میں ہر وقت اصلاح قبول کرنے کو تیار ہوں۔ اور اگر میری گذارشات صحیح ہیں۔ تو انشاء اللہ ان کی اشاعت مذہب و تہذیب کے درمیان حائل ہونے والی خلیج کو پاٹنے کی ایک مفید کوشش ثابت ہوگی۔ ان ارید الا الاصلاح ما استطعت، وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب۔

(حکیم محمد عبد القوی متعلم میڈیکل کالج لاہور)

مسیح ہندوستان میں

ایک مضمون اخبار الفضل میں میرا چھپا ہے۔ جو بمبئی کے اخبار گجراتی جام بمبئی سماچار کے ایک تار کا ترجمہ تھا۔ اس کے بعد اسی مضمون پر زیر سرخی کیا مسیح گوتم بدھ کے شاگرد تھے" تین ٹکڑوں میں چھپا ہے۔ بڑا لمبا چوڑا مضمون ہے۔ مورخہ ۶-۱۳-۲۰ نومبر کے تاریخوں میں اسی ہیڈنگ کے نیچے چھپا ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ کہ روسی سیاح مسٹر نوٹووچ تبت میں دوران سیاحت میں گیا۔ وہاں وہ بیمار ہوا۔ خانقاہ ہمیس واقع تبت میں اس کا علاج معالجہ ہوتا رہا۔ اسی دوران میں کتب خانہ میں ایک کتاب پالی زبان میں ہاتھ کی لکھی ہوئی اس کو دکھائی گئی۔ جس میں مسیح کے حالات تھے۔ بیمار ہونے کی حالت میں سیاح مذکور کو وہاں پر چار و ناچار رہنا پڑا۔ اس وقت میں درمیان میں اس نے اسی کتاب کا ترجمہ اپنی روسی زبان میں اتار دیا۔ پھر یورپ گیا۔ پادریوں کو کتاب بتلائی بڑے بڑے پروفیسروں اور یورپی علماء کو دکھلائی اور شائع کرنے کا ارادہ ظاہر کیا۔ سب لوگوں نے اس کو اس بات سے روکا۔ لیکن ایک عرصہ کے بعد اس نے امریکہ میں اس کتاب کو انگریزی زبان میں ترجمہ کر کے شائع کیا۔

اس کتاب میں ۱۴ باب ہیں۔ باب اول شامی تجار کی زبانی مسیح کے صلیب دیئے جانے کی خبر۔ باب دوم بنی اسرائیل کے حالات۔ باب سوم بنی اسرائیل کے جاہ و جلال کے واقعات۔ باب چہارم مسیح کی پیدائش۔ باب پنجم مسیح کا ہندوستان کے ملک سندھ میں چودہ سال کی عمر میں آنا۔ اور پھر سیاحت ہند۔ باب ششم برہمنوں کی مسیح پر خفگی۔ باب ہفتم میں بت پرستوں کا بت پرستی چھوڑ کر مسیح کے پیرو بننا اور برہمنوں سے مباحثات مذہبی۔ باب ہشتم مسیح کا ہندوستان سے ایران جانا۔ باب نہم مسیح کا ۲۹ سالہ عمر میں شام پہنچنا اور تین سال تک تبلیغ کرنا۔ باب دہم مسیح کے تبلیغی حالات اور یہودیوں کا مسیح کو دکھ دینا۔ باب یازدہم۔ یہودیوں کا حاکم وقت کے پاس فریاد کرنا اور مسیح کو عدالت میں جواب دہی کے لئے مجبور کرنا۔ باب دوازدہم مسیح کے پیچھے جاسوسوں کا پھرنا۔ باب سیزدہم۔ تین سال مختلف ممالک شام کے شہروں میں مسیح کے تبلیغی حالات۔ باب چہاردہم ۳۳ سالہ عمر میں مسیح کا صلیب دیا جانا اور پھر خاتمہ نہ تین دن قبر میں رہنے کا ذکر نہ آسمان پر جانے کا ذکر۔

(دعاگو خاکسار۔ اسماعیل آدم)

زنانہ نمائش گاہ بر جلسہ سالانہ احمدی خواتین

اگلے جلسہ پر بہنوں کو معلوم ہوگا۔ کہ معظم و مکرم چوہدری فتح محمد صاحب سیال نے خود لوگوں میں تحریک کی تھی کہ اگر عورتوں کے پاس چندہ کیلئے زیادہ مال نہ ہو۔ تو وہ اپنی دستکاری سے دین کے اس ضروری کام میں حصہ لے سکتی ہیں۔ اس کی نسبت بہت سے مضامین اور مشورے بھی بہنوں نے اخبار میں دیکھے ہونگے۔ بعض بہنوں نے (حیدر آباد دکن یا شاہجہانپور سے) اور قادیان کی بعض بہنوں نے چیزیں مہیا کر دیں۔ جن کی نمائش بھی جلسہ پر انشاء اللہ ہوگی۔ باقی بہنوں کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ بہت جلد دستکاری کی چیزیں بھجوائیں۔ نیز امۃ الحئی لائبریری کے لئے جن بہنوں کا وعدہ تھا وہ بھی جلد اپنا وعدہ ایفا کریں۔ اور کتابیں بھیج کر اس عزیزہ محترمہ کی یادگار کو بارونق بنائیں۔ کتابیں جلسے سے پہلے سکرٹری صاحبہ لجنہ کے نام پہنچ جانی چاہئیں۔ والسلام۔

(ناچیز سکینۃ النساء از قادیان دارالامان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروگرام جلسہ سالانہ بابت سنہ ۱۹۲۶ء

وقت	مضمون	مقرر
	پہلا دن مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۲۶ء بروز اتوار	
	پہلا اجلاس	
۹ بجے سے ۹½ بجے تک	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۹½ بجے سے ۱۰ بجے تک	خطبہ مجلس استقبالیہ	ناظر صاحب ضیافت
۱۰ بجے سے ۱۱ بجے تک	تقویٰ و تزکیہ نفس	مولوی سید سرور شاہ صاحب
۱۱ بجے سے ۱۲ بجے تک	شمائل نبوی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم	میر محمد اسحٰق صاحب
۱۲ بجے سے ۱ بجے تک	سنہ ۱۹۰۱ء سے قبل حضرت مسیح موعود کی کتب کی منسوخیت کی حقیقت	شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری
	نماز ظہر و عصر ایک بجے سے اڑھائی بجے تک۔	
	دوسرا اجلاس	
۲½ بجے سے ۳½ بجے تک	ہندو تہذیب و تمدن پر اسلام کا اثر	شیخ محمد یوسف صاحب
۳½ بجے سے ۴½ بجے تک	حضرت مسیح ناصری کا صلیب سے بچ کر مشرق کی طرف آنا اور اس کے دلائل	سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب
۴½ بجے سے ۵ بجے تک	روس و بخارا کے تبلیغی حالات	مولوی ظہور حسین صاحب مولوی فاضل
	دوسرا دن ۲۷ دسمبر ۱۹۲۶ء بروز سوموار	
	پہلا اجلاس	
۹ بجے سے ۹½ بجے تک	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۹½ بجے سے ۱۰½ بجے تک	موجودہ زمانہ میں اسلام کے خلاف عیسائیت کی کوششیں اور ان کے مقابلہ کا طریق	چودہری ظفر اللہ خان صاحب بیرسٹرایٹ لاء
۱۰½ بجے سے ۱۱½ بجے تک	بیعت کی غرض و غایت اور اس کے فوائد	حافظ روشن علی صاحب
۱۱½ بجے سے ۱ بجے تک	صحابہ کرام و صحابہ حضرت مسیح موعود کی قربانیاں	حکیم خلیل احمد صاحب
	نماز ظہر و عصر ایک بجے سے اڑھائی بجے تک	
	دوسرا اجلاس	
	اڑھائی بجے سے تقریر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ شروع ہوگی ۔	
	تیسرا دن ۲۸ دسمبر ۱۹۲۶ء بروز منگل	
	پہلا اجلاس	
۹ بجے سے ۹½ بجے تک	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۹½ بجے سے ۱۰½ بجے تک	سیرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	مفتی محمد صادق صاحب
۱۰½ بجے سے ۱۱½ بجے تک	ہندوستان کی اچھوت اقوام کے حالات، اور ان میں تبلیغ کی اہمیت اور اس کا طریق	چودہری فتح محمد صاحب سیال ایم اے
۱۱½ بجے سے ۱۲½ بجے تک	صداقت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	مولوی غلام رسول صاحب راجیکی
۱۲½ بجے سے ۱ بجے تک	صیغہ جات کی کارگذاری پر تبصرہ	ناظر صاحب اعلیٰ
	نماز ظہر و عصر ایک بجے سے اڑھائی بجے تک۔	

دوسرا اجلاس

تقریر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ اڑھائی بجے شروع ہوگی

ناظر دعوت و تبلیغ ۔ قادیان

پروگرام جلسہ سالانہ خواتین جماعت احمدیہ زیر نگرانی لجنہ اماء اللہ

وقت	مضمون	مقرر
	پہلا دن ۲۶ دسمبر بروز اتوار	
۱۰ بجے سے ۱۰½ بجے تک	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۱۰½ بجے سے ۱۲ بجے تک	صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	حافظ روشن علی صاحب
۱۲ بجے سے ۱ بجے تک	حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تازہ نشانات	مولوی غلام رسول صاحب راجیکی
	نماز ظہر و عصر ایک بجے سے دو بجے تک	
۲ بجے سے ۳ بجے تک	شمائل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	مفتی محمد صادق صاحب
۳ بجے سے ۴ بجے تک	وعظ	مولوی سید سرور شاہ صاحب
	دوسرا دن ۲۷ دسمبر ۱۹۲۶ء بروز سوموار	
۱۰ بجے سے ۱۰½ بجے تک	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۱۰½ بجے سے ۱۱½ بجے تک	اصلاح رسومات	حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی
	ساڑھے گیارہ بجے سے تقریر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی شروع ہوگی ۔	
۲ بجے سے ۲½ بجے تک	تبلیغ اسلام کا حق عورتوں پر	سکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ
۲½ بجے سے ۳ بجے تک	احمدی مستورات کو چند نصائح	دختر ملک برکت علی صاحب
۳ بجے سے ۴ بجے تک	احمدی مستورات کے فرائض	اہلیہ ملک کرم الٰہی صاحب
	تیسرا دن ۲۸ دسمبر ۱۹۲۶ء بروز منگل	
۱۰ بجے سے ۱۰½ بجے تک	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۱۰½ بجے سے ۱۱½ بجے تک	حفظان صحت	ڈاکٹر شاہ نواز خان صاحب
۱۱½ بجے سے ۱۲½ بجے تک	وعظ	قاضی سید امیر حسین صاحب
۱۲½ بجے سے ۱ بجے تک	اخلاق فاضلہ	اہلیہ حافظ روشن علی صاحب
	ایک بجے سے دو بجے تک نماز ظہر و عصر	
۲ بجے سے ۳ بجے تک	رپورٹ لجنہ اماء اللہ و تقرر اراکین مجلس سال آئندہ	سکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ
۳ بجے سے ۳½ بجے تک	نمائش دستکاری اشیاء تیار کردہ خواتین سلسلہ احمدیہ ..	

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

شکریہ مہمان نوازی

دارالامان میں مع الخیر تین ماہ کے سفر کے بعد پہنچ کر میں ان تمام احباب کا دل کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے تبلیغی جلسوں کو کامیاب بنانے اور مبلغین کو آرام پہنچانے کی کوشش میں اپنے وقت و روپیہ کی قربانیاں کی ہیں۔ میں سفر کی رپورٹ مرتب کر رہا ہوں۔ اور برادران برما، بنگال، مشرقی بنگال، اوڑیسہ، بہار کے سپاسنامہ جات اور یادداشتوں کو مرتب کر کے حضرت اقدس کے حضور ان شاء اللہ جلد پیش کر دوں گا ۔ عبدالرحیم نیر ۔ قادیان ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نئے سال کے نئے تحفے (اشتہارات)

الواح الہدیٰ

اسلامی اخلاق - اسلامی تمدن - اسلامی دستور العمل

یہ کتاب مذکورہ بالا تینوں مضامین پر لکھی گئی ہے اسمیں کئی ابواب ہیں۔ ہر بابکے نیچے پہلے آیات قرآن مجید کا ترجمہ دیا ہے۔ پھر احادیث صحیحہ کا ترجمہ ہے۔ تحقیق کیا ہے۔ مکارم الاخلاق جن کے اتمام کے لئے حضرت نبی کریمؐ کی بعثت ہوئی ان کی پوری پوری راہنمائی ہے۔ اسمیں اسلام کی صحیح تہذیب دکھائی ہے۔ یہ دکھایا ہے کہ ایک مومن کو کیونکر زندگی بسر کرنی چاہیئے۔ ہر شعبہ حیات کے متعلق اسلامی ہدایت منقول ہے۔ نو مسلموں کے لئے۔ بچوں۔ جوانوں بڈھوں کیلئے یکساں مفید ہے۔ انشاء اللہ

یاد رکھئے۔ یہ کتاب آپکے قومی بکڈپو تالیف و اشاعت شائع کریگا۔ (۲) یہ کتاب ۲۰×۲۶ کے قریباً دو سو صفحے ہوگی (۳) یہ کتاب قاضی ظہور الدین صاحب اکمل کی مرتبہ ہے۔

تقریر جلسہ سالانہ

یہ وہ معرکۃ الآراء اور حقایق و معارف سے لبریز تقریر ہے جو سیدنا حضرت فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے برموقع جلسہ سالانہ ۱۹۲۵ء فرمائی تھی۔ جن دوستوں نے اسے سنا تھا۔ وہ اس مضمون کی اہمیت کو خوب جانتے ہیں۔ کہ حضور نے اس میں کسقدر ضروری اور اہم باتیں بیان فرمائی تھیں۔ کہ جن پر عمل کرکے انسان نہ صرف یہ کہ ہر قسم کی بدیوں سے نجات پا سکتا ہے بلکہ حضرت اقدس کے بیان کردہ طریقوں پر چلکر اپنے اندر اعلیٰ درجہ کے اخلاق بھی پیدا کر سکتا ہے یہی نہیں بلکہ روحانیت میں بھی کمال درجہ کی ترقی کرکے باخدا انسان بن سکتا ہے اس اہم بالشان بیش بہا مضمون کے متعلق مزید لکھنے کی حاجت نہیں کیونکہ احباب اسکی اہمیت اور ضرورت کو خوب سمجھتے ہیں۔ یہ تقریر بعد نظر ثانی زیر طبع ہے۔ خدا نے چاہا تو احباب کو جلسہ سالانہ پر تیار ملے گی۔

ہفوات کا جواب

کچھ عرصہ گذرا ایک شیعہ نے ہفوات المسلمین نام کی کتاب لکھ کر شائع کی تھی جسمیں اسنے مسلمان کہلاتے ہوئے بھی آریوں اور عیسائیوں کی طرز اختیار کی۔ احادیث کا غلط مفہوم ظاہر کرکے حضرت نبی کریمؐ۔ امہات المومنین اور دیگر ائمہ اسلام پر سب و شتم کی بوچھاڑ کی۔ جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ دشمنان اسلام نے مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس لگانے اور ناواقفوں کو گمراہ کرنے کیلئے اس کتاب سے خاطر خواہ مدد لی۔ چونکہ اس گمراہ کن تصنیف سے بد اثر ہونیکا اندیشہ تھا اسلئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بروح القدس نے اسکے جواب پر قلم اٹھایا اور اسکے ایک ایک اعتراض کو مختلف طریق سے رد کیا حضور نے اس جواب میں نہایت خوبی اور عمدگی سے احادیث کی صحیح اور اصل پوزیشن کو واضح کیا اور ائمہ حدیث کی کوششوں اور محنتوں کے نتائج تحریر فرمائے ہیں۔ نیز حضرت نبی کریمؐ اور امہات المومنین پر لگائے گئے اتہامات کی بھی بے نظیر طور پر قلعی کھولدی ہے۔ یہ کتاب جلسہ سالانہ تک چھپکر تیار ہو جائے گی۔

منیجر بکڈپو قادیان - پنجاب

قادیان میں چاہی اراضی رہن ملتی ہے

(۱) قادیان میں ایک چاہ جس کے ساتھ قریباً بیس گھماؤں زمین ہے۔ اور جو ۲۰ فی گھماؤں پر سالانہ ٹھیکہ پر چڑھا ہوا ہے۔ چار ہزار روپیہ میں رہن ملتا ہے۔

(۲) ایک چاہ جس کے ساتھ قریباً ستائیس گھماؤں زمین ہے اور وہ ۲۰ فی گھماؤں ٹھیکہ پر ہے۔ ساڑھے پانچ ہزار میں رہن ملتا ہے۔

(۳) ایک چاہ جس کے ساتھ قریباً بیس گھماؤں اعلیٰ زمین ہے اور وہ ۲۵ فی گھماؤں سالانہ ٹھیکہ پر ہے۔ ساڑھے پانچ ہزار روپیہ میں رہن ملتا ہے۔

سرکاری لگان جو قریباً دو روپے فی گھماؤں ہوگا۔ بذمہ مرتہن ہوگا محفوظ تجارت میں روپیہ لگانیوالے احباب اس موقعہ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

(صاحبزادہ) مرزا بشیر احمد قادیان

کیا پھر پچھتانے کا منشا ہے

جس طرح موتی سرمہ (رجسٹرڈ) آج جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر مانا گیا ہے ٹھیک اسیطرح اکسیر البدن بھی جملہ بدنی و دماغی کمزوریوں کیلئے تریاق تسلیم کیگئی ہے جو موسم سرما کے عوارض نزلہ زکام کھانسی وغیرہ سے آپ کی حفاظت کریگی۔ پٹھوں کو مضبوط بنائیگی۔ دل و دماغ کو تقویت دیگی۔ گندے خون کو صاف اور عمدہ خون کو پیدا کریگی جب پہلے ماہ سی تیاری میں یہ دوا تیار کی گئی۔ تو اپنی عمدگی کیوجہ سے تمام ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوگئی اور کئی درخواستیں بدوں تعمیل کے پڑی ہیں۔ آیندہ موسم برسات شروع ہوگیا جسمیں خالص ادویات کا ملنا قریباً مشکل تھا۔ فائدہ اللہ کریم کے ہاتھ میں ہے کیونکہ حقیقی شافی وہی ہے مگر میرا فرض ہے کہ اپنی طرف سے عمدہ عمدہ اور خالص ادویات پبلک کے سامنے پیش کروں یہ چھ ماہ کی دوڑ دھوپ کے بعد الحمد للہ اب حسب منشاء دوا پبلک کے سامنے پیش کئے جانے کے قابل ہوئی ہے لہذا وہ لوگ جنہیں اپنی صحت کا کچھ بھی خیال ہے جنکی بیوی انکی زندگی ہے انہیں فوراً اکسیر البدن طلب کرنی چاہیئے جو جسم کو قوت بخشے گی۔ رگوں میں نئی امنگ اور اعضا میں نئی ترنگ اور دل و دماغ میں نئی جولانی پیدا کریگی۔ ایسا نہ ہو کہ آپ انکے منگوانے میں سستی کریں دوا ختم ہو جائے تو پھر مثل سابق آپکو کئی ماہ کا انتظار کرنا پڑے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک صرف پانچ روپیہ (عہ)

منیجر نور اینڈ سنز فروٹ ہاؤس بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah
285

(اشتہارات)

روح افزا بشارت

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کا تازہ پُر معارف کلام

گنجینہ معرفت حصہ دوم

کلام محمود

حضرت ایدہ اللہ بنصرہ نے اپنے خاص تلطف و شفقت قدیمہ کے ماتحت اپنی تازہ پُر معارف نظمیں بغرض اشاعت اس عاجز کو عنایت فرمائی ہیں۔ اس بیش بہا عطیہ کو بصورت حصہ دوم کلام محمود احباب تک پہنچاتا ہوں انشاء اللہ العزیز جلسہ سے پہلے پہلے چھپکر تیار ہو جائیگی۔

ایک اور نئی طرز کی تصنیف

"حقیقۃ المجنون"

سنت قدیمہ کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی منکرین نے علاوہ اور الزاموں کے مجنون اور مریض مالیخولیا قرار دیا۔ اور یہ شکایت نامہ کے لئے ضروری تھا۔ لیکن اب تک کسی نے مستقل رسالہ اس موضوع پر لکھنے کی جرأت نہیں کی۔ مگر پچھلے سال اس کمی کو بھی ایک منچلے منکر نے پورا کر کے ایک رسالہ "ذو الدول" شائع کر دیا ہے جس میں حضرت اقدس کو مریض مالیخولیا اور مجنون ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی گئی ہے۔ مگر خدا کی شان کہ اسی سرزمین سے جس سے وہ رسالہ شائع ہوا ہے۔ ہمارے ایک احمدی دوست نے اسکا ایسا دندان شکن اور مفصل جواب لکھا ہے کہ انشاء اللہ تا قیامت اس کا جواب مجنون نہیں ہو سکیگا۔ پیرایہ محققانہ اور دلچسپ ہے جو عیوب اور نقائص منکرین نے مسیح موعود علیہ السلام پر لگائے۔ وہی عیوب اور نقائص اس منکر کے وجود میں ثابت کر کے دکھائے گئے ہیں۔ غرضیکہ نہایت لطیف پیرایہ ہے۔ لکھا گیا ہے

قیمت ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۶/

علامہ میر محمد اسحاق صاحب فاضل

کی تازہ ترین بیش بہا تالیف

اخلاق نبوی

آنحضرت صلعم کا اسوۂ حسنہ اخلاق فاضلہ کے بہترین اسباق اور صحابہ کرامؓ کے ایثار اور اطاعت کے بے نظیر نمونے اسلامی زندگی کا صحیح فوٹو

الحمد للہ کہ جس اہم اور ضروری تالیف کے متعلق مکرم میر صاحب عرصہ ہوا قبل ازیں اخبار ہذا میں اعلان کر چکے ہیں اور جس کے لئے احباب چشم براہ ہو رہے تھے۔ وہ اب نہایت آب و تاب اور خوبصورتی سے تیار ہو گئی ہے۔ مسلمانوں کو عموماً اور احمدیوں کو خصوصاً اس کی کس قدر ضرورت تھی یہ محتاج بیان نہیں۔ کہنے کو تو ہم مسلمان اور احمدی مسلمان ہیں۔ مگر عملاً وہ باتیں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہم میں دیکھنا چاہتے تھے قریباً بالکل مفقود ہیں پھر ایسے مسلمان کہلانے کا کیا فائدہ جس کا نتیجہ عبث ہو۔ اور آجکل یہی ایک بات تھی جس پر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ قریباً ہر خطبہ میں زور دیتے تھے۔ اسی اہم ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے علامہ میر صاحب نے یہ شاندار کتاب تالیف فرمائی ہے۔ اس میں اس قدر احتیاط برتی گئی ہے کہ اپنی طرف سے ایک لفظ بھی ایزاد نہیں کیا گیا۔ بلکہ صرف احادیث صحیحہ کا سلیس اور عام فہم اردو ترجمہ ایسی خوبصورتی اور دلآویز طریق سے کیا گیا ہے کہ معمولی پڑھا لکھا بچہ اور جوان۔ عورت اور مرد نہ صرف بآسانی سمجھ لیگا۔ بلکہ دلچسپ واقعات اور آنحضرت اور آپ کے صحابہ کرام کے حالات اور قصے پڑھ کر ایسا ممکن ہو جائیگا کہ بغیر ختم کئے اور بغیر ان پر عمل پیرا ہوئے اس کتاب کو چھوڑ نہ سکیں۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ نہایت عمدہ اور خاص اہتمام سے کیا ہے جو خواہ مخواہ ہی دل کو لبھاتا ہے خط جلی اور نہایت واضح ہے۔ پانچسو احادیث کا ترجمہ ہے۔ قیمت ۱/ مجلد سنہری کپڑا خوبصورت [illegible]

اسکے علاوہ دو اور بھی کئی رنگ کے چھوٹے چھوٹے خوبصورت مختصر چارٹ طبع ہو رہے ہیں جن کو دیکھ کر دیباچہ بھی ضرور لکھا جائیگا۔ [illegible] کچھ وہ نقد قیمت پہلے بھیج دینگے۔ ورنہ حسرت لیکر واپس لوٹینگے۔

ملنے کا پتہ کتاب گھر قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس میاں جلال الدین صاحب جج بہادر اجنالہ ضلع امرت سر

بمقدمہ ۹۹۶ سنہ ۱۹۲۶ء

ہرنام سنگھ ولد ٹھاکر داس قوم سکنہ گالو والی تحصیل امرتسر مدعی

بنام

الٰہی بخش ولد کالو کمبو سکنہ گالو والی تحصیل امرت سر حال بہر گھوڑیاں والی چک ۵۰ ضلع منٹگمری مدعا علیہ

دعویٰ -/۱۴/ ۱۸۴ بروئے تمسک

مقدمہ بالا میں مدعا علیہ عمداً تعمیل سمن سے گریز کرتا ہے۔ لہٰذا اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی برائے حاضری مدعا علیہ جاری کیا جاتا ہے۔ کہ مورخہ $\frac{12}{24}$ ۲۰ کو اصالتاً یا وکالتاً حاضر اجلاس ہو کر پیروی و جوابدہی مقدمہ کی کرے۔ بصورت عدم حاضری کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔

آج بتاریخ یکم ماہ دسمبر ۱۹۲۶ء بثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری ہوا۔

دستخط حاکم مہر عدالت

نارتھ ویسٹرن ریلوے نوٹس

آئندہ کرسمس اور سال نو تعطیلات کے موقعہ پر نارتھ ویسٹرن ریلوے میں واپسی ٹکٹ ۱۴ر دسمبر ۱۹۲۶ء سے لے کر ۳۱ر دسمبر ۱۹۲۶ء تک ۱۰۰ میل سے زائد سفر کے لئے جاری کئے جائیں گے۔ جو ۱۴ر جنوری ۱۹۲۷ء تک کار آمد ہونگے۔

درجہ اوّل و دوئم ایک طرف کا پورا کرایہ۔ اور دوسری طرف کا ایک تہائی ہوگا۔

ڈیوڑھا درجہ ایک طرف کا پورا کرایہ اور دوسری طرف کا نصف ہوگا۔ سوائے کالکا شملہ سیکشن کے جس پر ایک طرف کا پورا اور دوسری طرف کا تہائی لیا جائے گا۔

موٹر کاروں کیلئے ٹکٹ واپسی

۱۴ر لغایت ۳۱ر دسمبر ۱۹۲۶ء واپسی ٹکٹ مسافر گاڑیوں کے ذریعہ موٹر کاروں کیلئے تا میعاد ۱۴ر جنوری ۱۹۲۷ء $1\frac{1}{2}$ کرایہ پر بشرطیکہ سفر یکطرفہ ۱۰۰ میل سے زائد ہو۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے پر تا لاہور دہلی۔ کراچی۔ راولپنڈی اور پشاور جاری کئے جاوینگے۔

دی۔ ایچ بولتھ نارتھ ویسٹرن ہیڈ کوارٹرز آفس لاہور

۴ر نومبر ۱۹۲۶ء برائے ایجنٹ

شہر میں باموقعہ زمین فروخت ہوتی ہے

مفتی محمد صادق صاحب کے مکان کے جنوب مشرق ۱۸ مرلہ قطعہ زمین ایک ہی جگہ فروخت ہوتا ہے۔ اس نواح میں نرخ قریباً ۸۰-۷۰ روپے مرلہ ہے۔ جو صاحب

ممالک غیر کی خبریں

سلطان ابن سعود نے فرمان صادر کیا تھا۔ کہ صفا و مروہ کے درمیان دوڑنے کی جگہ کو پختہ کر دیا جائے۔ تاکہ دوڑنے والوں کو سہولت ہو اور وہ جلد تھک نہ جایا کریں۔ نیز اس گرد و غبار سے بھی محفوظ رہیں۔ جو اثنائے سعی میں ان پر پڑتی ہے۔ سلطان نے چونکہ تاکیدی حکم صادر فرمایا تھا۔ اس لئے بلدیہ مکہ ان دنوں فرمان شاہی کے نفاذ کے لئے سخت جدوجہد کر رہی ہے۔ پتھر جمع کئے جا رہے ہیں۔ اور ٹیلے وغیرہ ہموار کئے جا رہے ہیں امید ہے کہ آئندہ ہفتہ کام شروع ہو جائے گا۔

لنڈن یکم دسمبر۔ "گولڈن ڈانڈ" ہیرا ۹۵۰۰ پونڈ میں فروخت ہوا۔ اس کے خریدار سر آغا خاں ہیں۔

پیرس ۲ر دسمبر۔ شہزادی تھریسی آغا خاں کی زوجہ محترمہ ایک "نرسنگ ہوم" میں ایک اپریشن کے بعد فوت ہو گئیں۔

ایمائے ۳ر دسمبر۔ کل رات کینٹن کی فوجیں امن و امان کے ساتھ فوچو میں داخل ہو گئیں۔ گلیوں میں جھنڈیاں آراستہ کی گئیں۔

حیفہ۔ ۱ر نومبر۔ پچاس فرانسیسی ہوائی جہازوں نے دروزیوں کے مورچوں پر بم پھینکے۔ لیکن ان کو کوئی شدید نقصان نہیں ہوا۔ مجاہدین کی تعداد ۷ ہزار ہے۔ بلحاظ مذہب ان مجاہدین کی تقسیم حسب ذیل ہے۔ دروزی ۵۰ فیصدی۔ مسلمان ۴۰ فی صدی اور عیسائی ۱۰ فیصدی۔ یہ اولین موقع ہے۔ کہ عیسائی علانیہ طور پر فرانس کے عیسائیوں کے حریفوں کی فہرست میں شامل ہوئے ہیں۔

رنجی ۳ر دسمبر۔ ساڑھے سات لاکھ مزدور ۸ گھنٹے روزانہ کے اصول پر کام کر رہے ہیں۔ کوئلہ کی قیمت ۵ شلنگ سے دس شلنگ فی ٹن ہو گئی ہے۔

پیرس۔ ۲۶ر نومبر یہاں مسلسل خبریں آ رہی ہیں کہ لبکف میں ایک لاکھ پچاس ہزار کسان بغاوت پر کھڑے ہو گئے ہیں۔ انہوں نے کئی سوویٹ افسروں کو ہلاک کر دیا ہے۔ اور عمارتوں کو آگ لگا دی ہے۔

گورنمنٹ ہند نے ایک اعلان شائع کیا ہے۔ جس میں تسلیم کیا گیا ہے۔ کہ جرمنی میں ہندوستانیوں کی وحشیوں کی طرح نمائش کا جو واقعہ تھا وہ صحیح ہے۔ جو ہندوستانی وہاں سے جائے گئے۔ اب وہ واپس آ چکے ہیں۔

آگرہ کی خبر ہے۔ کہ رادھا سوامیوں کے گورو آنجہانی پرشاد سرگباش ہو گئے ہیں۔

ہندوستان کی خبریں

کلکتہ ۳ر دسمبر "سٹیٹسمین" کے "مقالات سیاسیہ" کے زیر عنوان ہندوستانی صاحب قلم نے مصارف انتخابات کا حسب ذیل تخمینہ لگایا ہے۔ بنگال میں قریباً سو حلقہ ہائے انتخابات کے متعلق جدوجہد واقع ہوئی۔ امیدواروں کے مصارف پانچ پانچ ہزار سے لے کر تیس تیس ہزار تک ہوتے رہے ہیں۔ مقابلہ کرنے والے امیدواروں کی تعداد قریباً دو سو تھی۔ اس لئے مجموعہ مصارف بیس لاکھ روپے تک پہنچنے چاہئیں۔ قریباً ۵ لاکھ روپیہ ڈاک ٹکٹوں اور تار کے محکموں کی نذر ہو گیا۔ قریباً ڈھائی لاکھ روپیہ غیر ملکی تاجروں اور صناعوں کی جیب میں چلا گیا ہے۔ جو کہ موٹروں کی تجارت اور انتظام کرتے ہیں۔ بہت امیدواروں نے موٹر کاریں خریدی بھی ہیں۔ اس کے ساتھ اگر پیٹرول کی رقم بھی اضافہ کی جائے۔ تو پچاس ہزار روپے کی مزید رقم غیر ملکی تاجروں کو دے دی گئی ہے۔ دو کروڑ روپیہ کا کل تخمینہ مصارف ہے۔ جس میں سے ایک چوتھائی امپیریل گورنمنٹ اور قریباً ۳ لاکھ روپیہ غیر ملکی لوگوں کو دیا گیا ہے۔ اور بارہ لاکھ روپیہ یہاں کے لوگوں پر صرف ہوا ہے۔

راولپنڈی ۲ر دسمبر۔ گذشتہ یوم گورو پرب کے موقع پر پولیس نے جن ۲۷ مسلمانوں کو سکھ جلوس پر خشت باری کرنے کے الزام میں گرفتار کیا تھا۔ ان میں سے ۱۲ نا قابل شناخت کے بعد رہا کر دیئے گئے۔ ۱۴ ملزموں کا چالان دفعہ ۱۴۸ و ۳۶۶ تعزیرات ہند اور باقی ملزموں کا چالان دفعہ ۳۰۷ تعزیرات ہند کے ماتحت کیا گیا ہے۔

گذشتہ ماہ ستمبر کے خاتمہ پر ایک ایسا نیا طریقہ استعمال کیا گیا جس کے ذریعہ دریائے جہلم کا پانی چناب میں اور چناب کا پانی راوی میں ڈالا جاتا ہے۔ تاکہ انہار اپر جہلم۔ اپر اور لوئر چناب اور لوئر باری دو آب آپس میں ملا دی جائیں۔ مذکورہ بالا طریق پر ماہ اکتوبر میں پورا عمل درآمد کیا گیا۔

لوئر چناب غربی سرکل میں سیم کے پانی کا انسداد کرنے کیلئے ایک منتخب افسر کے ماتحت ایک دلچسپ تجربہ عنقریب کیا جائے گا۔ محکمہ آبپاشی نے بعض ایسے سیم زدہ رقبوں کی جنہیں زمینداروں نے ناکارہ سمجھ کر چھوڑ دیا ہے۔ حاصل کر لیا ہے۔

دہلی ۴ر دسمبر۔ مسٹر اے۔ ایس لوئی سپیشل مجسٹریٹ نے آج شانتی دیوی عرف اصغری بیگم کے مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا ہے۔ سوامی شردھانند، ڈاکٹر سکھ دیو، ماسٹر گنپت رام، پروفیسر اندر، لالہ کشوری لال، سکرٹری کراچی آریہ سماج اور دیش بندھو گپتا ایڈیٹر تیج پر زیر دفعات ۳۶۳، ۳۶۸، ۳۹۸، ۴۹۸، ۱۲۰ الف اور ۱۰۹ تعزیرات ہند عبدالحکیم شوہر اصغری بیگم کی طرف سے مقدمہ چل رہا تھا۔

(منشی عبدالرحمٰن کپوری قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)